ماہنامہ
نعت
لاہور
پاکستان
کلامِ ضیا
(حصہ دوم)
صلی اللہ علیہ وسلم
محمد

ماہنامہ نعت لاہور

جلد: ۲ اگست ۱۹۸۹ء شمارہ: ۸

کلامِ ضیا (حصہ دوم)

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

مشیرِ خصوصی: چوہدری رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ

خطاط: جمیل احمد قریشی تنویر رقم
خلیل احمد نوری

قیمت: ۱۰ روپے (فی شمارہ)
۱۲۰ روپے (زرِ سالانہ)

مینیجر: اظہر محمود

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، جیم پرنٹرز۔ لاہور

پبلشر: راجا رشید محمود

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید۔ بک بائنڈنگ ہاؤس، ۳۸۔ اردو بازار۔ لاہور

اظہر منزل۔ مسجد سٹریٹ نمبر ۵۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ
لاہور (پاکستان) پوسٹ کوڈ ۵۴۵۰۰

(منظر رقم)

نعتیں

آئینۂ نگاہ ہے نورِ جمالِ مصطفیٰؐ
مژدۂ صبحِ عید ہے شامِ وصالِ مصطفیٰؐ

دور ہے ممکنات سے وہمِ مثالِ مصطفیٰؐ
کوئی حسیں نہ پا سکا حسن و جمالِ مصطفیٰؐ

نازو نیازِ حسن و عشق، ہر خد و خالِ مصطفیٰؐ
لمعۂ نورِ لم یزل، نورِ جمالِ مصطفیٰؐ

ظلِّ جمالِ ذوالجلال، جاہ و جلالِ مصطفیٰؐ
آئینۂ صفات و ذات حسن و جمالِ مصطفیٰؐ

ہیں وہ جہاں میں بے نظیر، ہیں وہ بشیر اور نذیر
کون و مکاں میں ہو سکے کون مثالِ مصطفیٰؐ

بادہ کشانِ تشنہ لب مستِ مئے جناں ہیں سب
پُر ز مئے طہور ہے جامِ سفالِ مصطفیٰؐ

کس کو یہ عقل اور شعور، سمجھے حقیقتِ حضورؐ
حدِ گماں سے ہے بلند، حدِ کمالِ مصطفیٰؐ

معطیِ ہر زماں خدا، قاسمِ دو جہاں حضورؐ
شانِ عطائے ذوالمنن، جود و نوالِ مصطفیٰؐ

ہے وہ ضیا کلیم سوز، جلوہ ہے یہ جہاں فروز
رشکِ چراغِ طور ہے شمعِ جمالِ مصطفیٰؐ

——صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عالمِ امکاں میں ہے یہ احترامِ مصطفیٰؐ — ہے ازل سے تا ابد فیضِ دوامِ مصطفیٰؐ

اوجِ ہفت افلاک کا ہے زیرِ گامِ مصطفیٰؐ — ہے "مقامِ حمد" عرشِ رب، مقامِ مصطفیٰؐ

گنبدِ خضریٰ شرف یابِ مقامِ مصطفیٰؐ — تا حدِ عرشِ معلّٰی اوجِ بامِ مصطفیٰؐ

مست ہے، سرشار ہے، ہر تشنہ کامِ مصطفیٰؐ — ہے لبِ تسنیم و کوثر، دورِ جامِ مصطفیٰؐ

سنبلستانِ جناں میں حور و غلماں مست ہیں — آ رہی ہے بوئے زلفِ مشک فامِ مصطفیٰؐ

عرش کے انجم جبیں، وہ مہ جبینِ بدر ہیں — چاند سے عارض ہیں یا ماہِ تمامِ مصطفیٰؐ

مسجدِ اقصیٰ میں سب نے اقتدا کی آپؐ کی — انبیاءؑ میں تھا یہ جاہ و احتشامِ مصطفیٰؐ

اللہ اللہ، قاسمِ رزقِ خدا اور یہ غذا — جو کی بے آب و نمک روٹی طعامِ مصطفیٰؐ

آپؐ ہیں نطقِ الٰہی، مصحفِ ناطق ہیں آپؐ — ہے کلام اللہ بعنوانِ کلامِ مصطفیٰؐ

قطبؒ و غوثؒ، ابرار و قدسی، اولیاءؒ، جن و بشر — حاضرِ دربار ہیں بہرِ سلامِ مصطفیٰؐ

منعقد جشنِ شفاعت ہے بہ ایمائے خدا — مجمعِ محشر ہے یا دربارِ عامِ مصطفیٰؐ

ہے ضیاءؔ دنیائے حسن و عشق معروفِ سلام
روضۂ پُرنور ہے دارالسّلامِ مصطفیٰؐ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اے تعالیٰ اللہ یہ ہے عزّ و جاہِ مصطفیٰؐ
عرش در آغوش ہے آرام گاہِ مصطفیٰؐ

حق نما ہے حق نگر، اُن کی حقیقت بیں نظر
ہر شہود و غیب ہے پیشِ نگاہِ مصطفیٰؐ

عرشِ رب سے رحمتوں کا اُن پہ ہر دم ہے نزول
ہے براہِ راست حق سے رسم و راہِ مصطفیٰؐ

مغفرت کی داورِ محشر سے ہے اس کو امید
حشر کے دن ہے جسے حاصل پناہِ مصطفیٰؐ

ہے جہادِ فی سبیل اللہ کی یہ روئیداد
سارے انصارؓ و مہاجرؓ ہیں سپاہِ مصطفیٰؐ

ذکرِ توحیدِ الٰہی آپؐ کے لیل و نہار
وقف ہیں بہرِ خدا شام و پگاہِ مصطفیٰؐ

آپؐ ہی نے ارشاد فرمایا "اصحابی کالنجوم"
یعنی ہیں اصحابؓ انورِ مہر و ماہِ مصطفیٰؐ

ہیں غلامانِ نبیؐ سب خاصۂ خاصانِ حق
ہیں ولی سب بندگانِ بارگاہِ مصطفیٰؐ

نورِ ایماں، نورِ عرفاں سے منور قلب ہے
اے ضیاءؔ! سینہ ہے میرا جلوہ گاہِ مصطفیٰؐ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نور ہر محفل میں ہے محبوبِ رحماں آپ کا — آفتابِ معرفت ہے رُوئے تاباں آپ کا

ہے ابد آثار رتبہ شاہِ ذی شاں آپ کا — خامۂ قدرت ازل سے ہے ثناخواں آپ کا

چاہنے والا ہے اے محبوبِ یزداں آپ کا — حسن ہے سب سے انوکھا شاہِ خوباں آپ کا

تاجدارِ بدر و بطحا ہے وہ ایواں آپ کا — روضۂ انور ہے زیرِ عرشِ رحماں آپ کا

ختم فرما دی نبوت آپؐ پر اللہ نے — یہ شرف "صلِ علیٰ" شاہِ رسولاں آپ کا

رحمۃ للعالمیں اس کا ہے ہر عالم میں میں — ہے لقب آفاق میں محبوبِ رحماں آپ کا

بن گیا آبِ وضوئے مصطفیٰ آبِ حیات — خضر! کس کے کام آیا آبِ حیواں آپ کا

مہرِ محشر کی شرر افشانیاں کچھ بھی سہی — ہے گنہگاروں کے سر پر ظلِ داماں آپ کا

رحمتِ باری نے دی محشر میں بخشش کی نوید — آ گیا جب ہاتھ میں مجرم کے داماں آپ کا

طورِ سینا بن گیا سینہ مدینہ بن گیا — عشق اے عرشِ آستاں ہے دل میں مہماں آپ کا

ہیں دو عالم شانِ ربُ العلمیں سے روشناس — رحمۃ للعالمیں! ہے سب یہ احساں آپ کا

آپ کے حسنِ عمل حسنِ بیاں کا ترجماں — ذکرِ توحیدِ خدا، اسلام و ایماں آپ کا

اس کی جانب بھی نگاہِ لطف و رحمت ہو حضورؐ! — سائلِ در یہ گدا بھی ہے ثناخواں آپ کا

دستِ قدرت میں ضیاءؔ فیضِ ثنائے شاہ سے

فردِ اعمالِ حسن ہے یا ہے دیواں آپ کا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہر نظر میں نور ہے، ہر دل میں جلوہ آپؐ کا

یہ کرم، یہ حسنِ احساں، اللہ اللہ آپؐ کا

عرش تک ہے نور افشاں ماہِ طیبہ آپؐ کا

ہے لقب "مزمل" و "یٰسین" و "طٰہٰ" آپؐ کا

آپ کا کعبہ ہے مولا! ربِ کعبہ آپ کا

عرشِ رحماں آپ کا، مکہ مدینہ آپ کا

مستحقِ خُلد، زائر آپ کے روضے کے ہیں

رشکِ فردوس ہے دنیا میں روضہ آپؐ کا

رحمۃ للعالمیںؐ ہیں آپ محبوبِ خدا

یہ شرف ہے آپ کا، شاہا! یہ رتبہ آپ کا

گرچہ ہیں آدمؑ سے تا عیسیٰؑ، نبی سب باوقار

شانِ محبوبی ہے بے شک صرف حصہ آپؐ کا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہر انجمن میں نور ہے ربِ جلیل کا
یہ فیض ہے حضورؐ کے ذکرِ جمیل کا

سہرا ازل سے ہے وَ رَفَعنَا کا زیبِ سر
مقنعِ رخِ حسیں پہ ہے "نعم الوکیل" کا

لاریب ہیں بشارتِ عیسیٰؑ رسولِ پاک
ہیں آئنہ حضورؐ دعائے خلیلؑ کا

وہ نورِ اولیں ہیں، وہ ہیں ختمِ مرسلیںؐ
امکاں محال ہے شہِ دیں کے مثیل کا

ذاتِ حبیبؐ ارفع و اعلیٰ ہے اور بھی
تسلیم گو شرف ہے مسیحؑ و خلیلؑ کا

ہر وصف بے مثال ہے ہر شان بے نظیر
ثانی نہیں ہے کوئی شہِ بے عدیل کا

خاکِ شفا ہی جان لے طیبہ کی خاک کو
کرنا اگر علاج ہے طبعِ علیل کا

فیضِ نگاہِ ساقیِ تسنیم کے نثار
آنکھوں میں ہے خمار مئے سلسبیل کا

ہے شکرِ رب، ہوں صاحبِ قرآں کا مدح خواں
یہ فیض سب ضیاؔ ہے لبِ جبرئیلؑ کا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مدینہ میں ہے مجمع مصطفیٰؐ کے جاں نثاروں کا
گداؤں میں لکھا جاتا ہے چہرہ تاجداروں کا

کبھی چمکا ہے خنجر مصطفیٰؐ کے ماہ پاروں کا
گماں ہے بدر کے فرّوں پہ اب تک چاند تاروں کا

انھی کانٹوں کی جانب رُخ ہے جنّت کی بہاروں کا
عروسِ فصلِ گُل منہ چوم لے بطحا کے خاروں کا

عجب دل کش ہے عالم گنبدِ خضرا کی دھاروں کا
ہے منظر سامنے باغِ جناں کے آبشاروں کا

حسینِ بدر کے آگے یہ مجمع جاں نثاروں کا
ہے جھرمٹ چاند کے پہلو میں سیاروں ستاروں کا

خیالِ لامِ زلفِ صاحبِ والیل ہے پیہم
ہے دل جزدانِ قرآنِ مبیں کے تیس پاروں کا

نظر جب کھینچتی ہے دل میں عکسِ گنبدِ خضرا
فرشتے رنگ بھرتے ہیں جہاں کے سبزہ زاروں کا

پہنچتی ہے حدِ عرشِ علا تک روشنی ان کی
یہ اوجِ اللہُ اکبر روضۂ شہ کے مناروں کا

فرشتے ہر قدم پر چومتے ہیں پاؤں زائر کے
یہ عالم ہے مدینہ کی بہشتی رہ گزاروں کا

شفاعت کی نبیؐ نے پیشِ داور، وہ تو یہ کہیے
سرِ محشر ٹھکانا ورنہ کون ہم عصیاں شعاروں کا

اٹھاؤ پردۂ سینہ، مدینہ سے چلے آؤ
غمِ دوری سے دل بیٹھا ہوا ہے بے قراروں کا

وہ میکش ہیں جو بزمِ ساقیِ کوثر میں حاضر ہیں
یہ زاہد ہیں جہاں تکتے نہیں منہ بادہ خواروں کا

بٹیں گے خُلد میں ساغر مئے کوثر کے رِندوں کو
درِ ساقی پہ میلہ سا لگا ہے مے گساروں کا

شبِ اسرا عرب کا چاند ان راہوں سے گزرے گا
چراغاں ہفت گردوں پر ہے سیاروں ستاروں کا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مجھے لے تو چل جانبِ کعبہ زائر! میں ہر پھر کے تیرے قدم چوم لوں گا
غلافِ حرم سے کبھی رُخ ملوں گا کبھی سنگِ بابِ حرم چوم لوں گا

مدینہ پہ صدقے مرے دین و ایماں، مدینہ پہ سو جان سے ہوں میں قرباں
مدینہ میں زائر مجھے جو ملے گا، ادب سے میں اس کے قدم چوم لوں گا

مری سمت محشر میں سلطانِ محشر، جو آجائیں گیسو جبیں سے اٹھا کر
تو قدموں پہ فرطِ ادب سے مچل کر، کفِ پائے شاہِ اُمم چوم لوں گا

مری زندگی وقفِ نعتِ نبیؐ ہے، کہوں کیا ہے کیا کیف، کیا بیخودی ہے
ثنائے رُخِ مصطفیٰؐ لکھتے لکھتے، لبوں سے زبانِ قلم چوم لوں گا

ریاضِ جناں میں لبِ حوضِ کوثر جب آئیں گے گردش میں مینا و ساغر
سرورِ محبت سے مدہوش ہو کر میں ساقی کے دستِ کرم چوم لوں گا

بہشتِ عقیدت ہے روضہ نبیؐ کا، تقاضا یہی ہے مری بے خودی کا
اٹھاؤں گا سر کو نہ چوکھٹ سے ان کی، درِ مصطفیٰؐ دم بدم چوم لوں گا

کہاں ہے کہاں تو مدینہ کے خطے، عیاں ہے شرف تیرا "لَآ اُقْسِمُ" سے
مجھے گر ملے تو دیارِ مدینہ تری خاک تیری قسم چوم لوں گا

تصور میں گر آپؐ تشریف لائیں، مرے بختِ خوابیدہ کو جگمگائیں
میں فرقِ عقیدت قدم پر جھکا کر قدم آپؐ کے محترم! چوم لوں گا

مدینہ پہنچ کر ہے مرنے کی حسرت وہاں جاں مری ہوگی جب تن سے رخصت
دمِ جاں کنی اے ضیا بے خودی میں درِ پاکِ شاہِ اُمم چوم لوں گا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

محبت کے بندے! ولائے خدا سے، کبھی باز آنے کی کوشش نہ کرنا
بجز عشقِ سلطانِؐ خوبانِ عالم کہیں دل لگانے کی کوشش نہ کرنا

کیے جاؤ دعائیں کہ اے ربِّ کعبہ! پسِ حجِ کعبہ مدینہ بھی پہنچا
مدینہ پہنچ کر مدینہ کے زائر مدینہ سے آنے کی کوشش نہ کرنا

درِ مصطفیٰؐ پھر درِ مصطفیٰؐ ہے، درِ مصطفیٰؐ پر جو سر رکھ دیا ہے
خدا کی قسم سائلِ در یہاں سے کبھی سر اُٹھانے کی کوشش نہ کرنا

نگاہوں سے ساقی کی مستی جو برسے اُسے قلب کے آبگینے میں بھر لے
گزر ہو کہیں پر بھی لب تشنہ میکش! تو پینے پلانے کی کوشش نہ کرنا

یہ صحرا وہ جنت بداماں ہے صحرا، مدینہ جسے کہتے ہیں اہلِ جنّت
خبردار دیوانے آگے یہاں سے قدم کو بڑھانے کی کوشش نہ کرنا

یہ ہے رازِ بخشش، یہ ہے سازِ تقویٰ، یہی کام آئیں گے محشر میں زاہد
ہیں زیبِ جبیں تیرے جو نقشِ سجدہ، خدارا مٹانے کی کوشش نہ کرنا

مرا دین اسلام ہے، رب ہے مولا، محمدؐ کا ہوں اُمتی یاد رکھیے
نکیرین! مدفن میں اب بات کوئی خدارا بڑھانے کی کوشش نہ کرنا

اسی سے مقدر کا چمکے گا تارا، یہی ہوگا محشر میں روشن سہارا
سوائے چراغِ مدینہ کسی سے ضیا لو لگانے کی کوشش نہ کرنا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اُن کا ثانی کوئی قدسی کوئی انساں نہ ہوا
اُن سا کونین میں اب تک شہِ خوباں نہ ہوا

انبیا آتے رہے حکمِ الٰہی سے، مگر
خلق میں کوئی نبی مثلِ شہِ رسولاں نہ ہوا

حشر سے آ نہ گئے شافعِ عالم جب تک
وا نہ ہونا تھا درِ گلشنِ رضواں نہ ہوا

ہو گئے ردّ و بدل اگلے صحیفے سارے
کہیں تحریف کوئی جملۂ قرآں نہ ہوا

انبیاء خاص قبائل کے لیے آئے مگر
کوئی ہادی پئے عالمِ امکاں نہ ہوا

جز گلستانِ مدینہ چمنِ عالم میں
کوئی گلزار کبھی خلد بداماں نہ ہوا

دو قدم چل نہ سکیں گے کبھی بالائے صراط
ہاتھ میں رحمتِ عالم کا جو داماں نہ ہوا

جلوہ گر ہو نہ سکا نورِ قدم عالم میں
چاند فاراں کا جب تک کہ درخشاں نہ ہوا

عرصۂ حشر میں جز لطفِ شفیعِ دو جہاں
میں کسی اور کا منت کشِ احساں نہ ہوا

مرحبا جلوۂ سلطانِ "مقامِ محمود"
دو گھڑی سامنے خورشیدِ درخشاں نہ ہوا

کیسے گزریں گے شبِ تارِ لحد کے لمحات
اے ضیا دل میں اگر جلوۂ ایماں نہ ہوا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تصور میں جو نورِ روضۂ عرش آستاں دیکھا
چراغِ طورِ سینا سینہ میں جلوہ نما دیکھا

ریاضِ ہشت جنت گلشنِ خلد و جناں دیکھا
ہے جس نے روضۂ سلطانِ خوبانِ جہاں دیکھا

حکومت کائنات حسن پر قائم ابد تک ہے
کمالِ سطوتِ شاہنشہِ کون و مکاں دیکھا

ملک و سیاں میں ماہ و خور بقدر جگمگاتے ہیں
درِ محبوبِ حق پر خم سرِ ہفت آسماں دیکھا

مبشر بن کے اُن کے انبیاء ماسبق آئے
محمد مصطفیٰ کو خاتمِ پیغمبراں دیکھا

وقارِ رحمت للعالمین پر دو جہاں صدقے
وقارِ شاہِ والا از زمیں تا آسماں دیکھا

تقربِ "قابَ قوسین" "و دنیٰ" میں حق تھا اُن کو
جدا اللہ سے اُن کو بفرقِ دو کماں دیکھا

وہ ہر بیکس کی، ہر مظلوم کی فریاد سنتے ہیں
جہاں اُن کو پکارا اہلِ حاجت نے وہاں دیکھا

غلاموں سے تقرب ہے، خدا سے قرب حاصل ہے
کبھی دل میں، کبھی عرشِ خدا پر میہماں دیکھا

جو گلستانِ طیبہ ہے، وہ فردوسِ تجلی ہے
مدینہ کے گلستاں میں یہ رنگِ جاوداں دیکھا

گل و ریحانِ زہرا یعنی حسنینِ شہِ ذیشاں
جناں میں اُن کو سردارِ جوانانِ جناں دیکھا

بزرگوں کی دُعا سے کیا عجب ہو مغفرت اُس کی
ہر اک بزمِ مناقب میں ضیا کو نغمہ خواں دیکھا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سرِ عرشِ معلّٰی العلیٰ نوشاہؐ کو دیکھا
مکینِ حجلۂ خلوت، رسولؐ اللہ کو دیکھا

ہے غارِ ثور کو یہ ناز، مہر و ماہ کو دیکھا
شہنشاہِ رسلؐ، صدیقؓ عالی جاہ کو دیکھا

دیارِ مصطفیٰ کی جبہ سائی جس نے کی آکر
براہِ راست اس نے قربِ حق کی راہ کو دیکھا

حدیثِ "مَن رَاٰنی فَقَد رَاَ الحق" کا یہ مطلب ہے
جمالِ حق کو دیکھا گر رسولؐ اللہ کو دیکھا

تصدق اس نگاہِ شوق کے جس نے نظر بھر کر
جمالِ طلعتِ محبوبؐ حق آگاہ کو دیکھا

نسیمِ خُلد کی گل پاشیوں سے ہر بھکاری نے
زرِ گل سے پُر اپنے دامنِ کوتاہ کو دیکھا

مدینہ مصطفیٰؐ کا جنتِ اہلِ عقیدت ہے
درِ رحمت پہ حاضر ہر گدا و شاہ کو دیکھا

قیامت میں تھا گو ہنگامہ ہر جا نفسی نفسی کا
ضیاؔ ہم نے فقط شکلِ شہِؐ ذی جاہ کو دیکھا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کعبہ سے نورِ کعبہ جو سینے میں آگیا
دل رو بقبلہ چل کے مدینے میں آگیا

کوثر کا ایک گھونٹ جو پینے میں آگیا
میکشِ جناں کی راہ مدینے میں آگیا

کہتے ہیں لوگ خلد مکیں جیتے جی مجھے
لطفِ جناں حجاز کے جینے میں آگیا

نورِ حسینِ بدر سے روشن ہے کائنات
یں چاندنی کے ساتھ مدینے میں آگیا

خوشبو کی اہلِ بیت کو حاجت نہیں رہی
عطرِ جناں نبیؐ کے پسینے میں آگیا

سن کر کہ سوئے بحرِ عرب ہے رواں یہ ناؤ
خود ناخدا ہمارے سفینے میں آگیا

پھیل رہی گی فرش سے تا عرش چاندنی
غارِ حرا کا چاند مدینے میں آگیا

طورِ نظر ہے روضۂ پُر نور کی فضا
شاید ضیاؔ غریب مدینے میں آگیا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مصحفِ ربّ ہے جمالِ مصحفِ روئے حبیبؐ
شرحِ قرآنِ مبیں ہے خصلت و خوئے حبیبؐ

جا رہے ہیں قافلوں کے قافلے سوئے حبیبؐ
زائروں کی منزلِ مقصود ہے کوئے حبیبؐ

ہے اگر شانِ نزولِ "والقمر" روئے حبیبؐ
سورۂ "واللیل" میں ہے وصفِ گیسوئے حبیبؐ

جلوۂ حسنِ ازل ہے جلوۂ روئے حبیبؐ
تا ابد اللہ کو محبوب ہے خوئے حبیبؐ

ہیں کماندارِ عرب، مسند نشینِ عرشِ ربّ
چلّۂ "قوسین" ہے محرابِ ابروئے حبیبؐ

دستگیرِ دو جہاں، بارِ دو عالم دوش پر
اے تعالی اللہ! زورِ دست و بازوئے حبیبؐ

ساقیٔ تسنیم و کوثر ہیں جو محبوبِ خدا
مجمعِ رندانِ طیبہ ہے لبِ جوئے حبیبؐ

لائقِ حمد و ثنا جس کبریا کی ذات ہے
وہ ازل سے تا ابد ہے خود ثنا گوئے حبیبؐ

چار یارانِ نبیؐ ہر بزم میں، ہر رزم میں
ہر نفس حاضر رہے پہلو بہ پہلوئے حبیبؐ

ہے رضائے حق کی طالب کائناتِ حسن و عشق
خود ہے ربّ العالمیں لیکن رضا جوئے حبیبؐ

چومتے پلکوں سے چنتے تھے صحابہؓ بال بال
خیر و برکت تھا مجسّم ہر بُنِ موئے حبیبؐ

ہے جہانِ رنگ و بو میں تازہ پھولوں کی مہک
عطر آگیں ہے عجب زلفِ سمن بوئے حبیبؐ

ہے خطابِ "اُمّہات المومنیں" سے سرفراز
حوریانِ خلد میں ہر ایک بانوئے حبیبؐ

اُن کے قدموں پر فدا دنیائے جبر و اختیار
بحر و بر، ارض و سما ہیں زیرِ قابوئے حبیبؐ

ہے چمن بر کف یہاں دنیا و عقبیٰ کی بہار
جنّتِ دنیائے حسن و عشق ہے کوئے حبیبؐ

دستگیری اُس کی فرمانا صراطِ حشر پر
داورِ محشر! ضیاؔ ہے منقبت گوئے حبیبؐ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اے صاحبِ جمال! کچھ ایسے حسیں ہیں آپؐ
آئینۂ جمالِ جہاں آفریں ہیں آپ

حسنِ جہاں فروز ہیں، نورِ مبیں ہیں آپؐ
روشن چراغِ مجلسِ دنیا و دیں ہیں آپؐ

ہیں خسروِ مقامِ "دَنا" و مقامِ "حمد"
میرِ حجاز، رونقِ عرشِ بریں ہیں آپؐ

فردوس کی بہار مدینہ پہ ہے نثار
جنّت مکاں ہیں، گنبدِ خضرا مکیں ہیں آپؐ

فریاد رس ہیں آپؐ ہر اک جان نثار کے
بیکس نواز، مونسِ جانِ حزیں ہیں آپؐ

دیتے ہیں مغفرت کی بشارت ملک مجھے
آئینۂ نظر جو دمِ واپسیں ہیں آپؐ

انوارِ لامکاں سے ہے بیت الشّرف وہ دل
جس دل میں اے رسولِ دو عالم! مکیں ہیں آپ

صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

گر گئی میری نظر سے چاند اور تاروں کی بات
کیا کہوں ان جالیوں کے خوشنما تاروں کی بات

کر رہا تھا میں جنونِ عشق میں خاروں کی بات
درمیاں میں آگئی جنت کے گلزاروں کی بات

بے کسوں کو رکھ نہ اپنے بے نیازِ التفات
اے سراپا ناز! سن ہم ناز برداروں کی بات

جانشینِ مصطفیٰؐ ہیں، چار یارِ مصطفیٰؐ
سب سے بالاتر صحابہ میں ہے ان چاروں کی بات

چومتے ہیں سنگِ در گردوں سے آ آ کر ملک
عرش تک ہے گنبدِ خضرا کے میناروں کی بات

قیصر و کسریٰ کی عظمت ٹھوکروں سے روند دی
اے تعالی اللہ! اُن کے کفش برداروں کی بات

ہے جواہر کی لڑی ہر شعر حمد و نعت کا
کیجیے مجھ سے ضیاؔ ان قیمتی پاروں کی بات

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سینے میں جلوہ گر ہے جو مصطفیٰؐ کی صورت
یہ کعبہ بن گیا ہے، عرشِ علا کی صورت

روضہ حضورؐ کا ہے عرشِ علا کی صورت
خلدِ بریں ہے اُن کی دولت سرا کی صورت

اے طائرِ حرم! ہے میری نظر ہمیشہ!
سوئے مدینہ مُرغِ قبلہ نما کی صورت

روشن ہے میرا سینہ مانندِ طورِ سینا
ہے جلوہ گر جو دل میں اُس مہ لقا کی صورت

بے بال و پر ہوں زورِ پرواز دے الٰہی!
اُڑ کر مدینہ پہنچوں بادِ صبا کی صورت

پاتے ہیں بھیک ہم اپنے پرائے یکساں
ہے یہ مرے نبیؐ کے لطف و عطا کی صورت

عشاق جیتے جی سب مرتے ہیں مصطفیٰؐ پر
یہ ہے بقا کی صورت، یہ ہے فنا کی صورت

بخشش کی دی بشارت محشر میں نزدِ یزداں
سرکارؐ نے جو دیکھی بیکس ضیاؔ کی صورت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کی سرزمیں ہے رشکِ بہارِ جنت — روضہ کا سبز گنبد ہے سبزہ زارِ جنت

گل بوٹے ہیں یہاں کے نقش و نگارِ جنت — ہے گلشنِ مدینہ، باغ و بہارِ جنت

ہر زائرِ حرم ہے اُمیدوارِ جنت — ہر راہِ دشتِ بطحا ہے رہگزارِ جنت

حسنینؑ نوبرانِ جنت کے تاجور ہیں — یہ گلعذار دونوں ہیں گلعذارِ جنت

ہیں ساقیٔ مدینہ مختارِ حوضِ کوثر — رندانِ ارضِ طیبہ ہیں بادہ خوارِ جنت

ہیں اُمتِ نبیؐ کی پاکیزہ سیرگاہیں — فردوس ہو، جناں ہو، یا ہو دیارِ جنت

لطفِ خدا سے تیرے خُدام جنتی ہیں — اے تاجدارِ بطحا، اے تاجدارِ جنت

روضہ کے سب ستارے ہیں کیف آفریں سب — روضہ حضورؐ کا ہے تاجِ وقارِ جنت

جنت کی دیں نویدیں اصحابؓ کو نبیؐ نے — اصحابِ مصطفیٰؐ ہیں سب ہمکنارِ جنت

جن و البشر، ملک سب کعبہ میں کہہ رہے ہیں — طیبہ کی سرزمیں پر قرباں دیارِ جنت

مداحِ مصطفیٰؐ ہوں جنت کا ملتجی ہوں
اشعار ہیں ضیاؔ کے نقش و نگارِ جنت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زہے صورتِ لاجوابِ محمدؐ — ہیں سلطانِ خوباں جنابِ محمدؐ

ہجومِ حسینانِ بزمِ ازل میں — خدا نے کیا انتخابِ محمدؐ

حسیں مہ جبیں انبیا سب ہیں لیکن — حبیبِ خدا ہے خطابِ محمدؐ

ازل تا ابد بزمِ کون و مکاں میں — نہ تھا اور نہ ہوگا جوابِ محمدؐ

جہاں کے لیے ہے جو شمعِ ہدایت — ہے قرآں وہ روشن کتابِ محمدؐ

دو عالم کو بیداریوں کی بشارت — ہے منشائے تعبیرِ خوابِ محمدؐ

براقِ حسیں عرش کو ہے روانہ — ہیں روح الامیںؑ ہم رکابِ محمدؐ

نصیبے مہ و مہر کے جگمگائے — جو دیکھا رُخِ بے نقابِ محمدؐ

ازل میں کیا سب نے عہدِ اطاعت — ہیں سب انبیا فیض یابِ محمدؐ

سرِ حشر سیراب ہر تشنہ لب ہے — ہے تسنیم افشاں سحابِ محمدؐ

نظر ہر گنہگار پر حشر میں ہے — زہے رحمتِ بے حسابِ محمدؐ

تھے لرزہ براندام شاہانِ عالم — تھا یہ عالمِ رعب و دابِ محمدؐ

غمِ حشر و اندیشۂ مغفرت کیوں — ہے کافی مجھے انتسابِ محمدؐ

ضیاؔ ہے یہ ارماں کہ طیبہ پہنچ کر
ہو واصل بحق نزدِ بابِ محمدؐ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں تاجدارِ عرش و فرش و جناں محمد
دنیائے شش جہت پر ہیں حکمراں محمد

ہیں نوبہارِ باغِ خُلد و جناں محمد
بُستانِ دوجہاں کے سروِ رواں محمد

ہیں نورِ ذاتِ یزداں، ہیں نورِ جاں محمد
بزمِ ازل، ابد میں ہیں ضوفشاں محمد

بے شک ہیں چارہ سازِ ہر ناتواں محمد
سنتے ہیں بیکسوں کی آہ و فغاں محمد

فرشِ زمیں پہ مانا گو بوریا نشیں تھے
پہنچے حرم سے لیکن تا لامکاں محمد

فیضِ قدم سے ان کے جنت چمن چمن ہے
ہر قدرتی چمن کے ہیں باغباں محمد

عاصی عذاب سے ہیں محفوظ، بات یہ ہے
بندوں کے اور خدا کے ہیں درمیاں محمد

دنیا و آخرت میں پُشت و پناہِ عالم
حشر و لحد میں وجہِ امن و اماں محمد

جلووں سے جن کے بیت المعمور تھا منور
تھے عرش اور دنیا میں جب میہماں محمد

محبوبِ کبریا ہیں، مقبولِ دوسرا ہیں
وہ خوش نصیب جن پر ہیں مہرباں محمد

سینہ ضیا ہے اُن کے جلووں سے طورِ سینا
ہیں نورِ جاں محمد، ہیں جانِ جاں محمد

—— صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ——

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصدق ترے اے خدائے محمد
مرے دل میں بھر دے ولائے محمد

محمد ہیں ظلِ خدائے محمد
خدائی بنی ہے برائے محمد

زمیں بوس ہیں عرشِ رب کے فرشتے
ہے یہ اوجِ دولت سرائے محمد

مدینہ میں بخشش کا بٹتا ہے باڑا
ہے جنت بکف ہر گدائے محمد

مجھے ذوقِ بینش عطا ہو وہ یارب
نظر کچھ نہ آئے سوائے محمد

ازل ہی میں مخصوص حق نے کیا تھا
شفاعت کا منصب برائے محمد

سرِ حشر اک عید ہے عاصیوں میں
وہ آئے محمد، وہ آئے محمد

ضیا نورِ ایماں سے روشن ہے سینہ
ہے سینے میں نور و ضیائے محمد

—— صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ——

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

چاند کعبہ کا رواں ہے عرش منزل کی طرف
ٹوٹے پڑتے ہیں ستارے ماہِ کامل کی طرف

ہے زِ خود رُجحانِ فطرت حلِّ مشکل کی طرف
کیوں نہ آئیں رحمتیں ہر پھر کے سائل کی طرف

جلوۂ حُسن آفریں چمکا یہ کس دل کی طرف
سجدہ کرتے ہیں ملک انسانِ کامل کی طرف

کون سینے میں مدینے سے ہُوا آ کر مکیں
عرش کے جلووں کا رُخ ہے کعبۂ دل کی طرف

ہوں گدا جنت بداماں بابِ رحمت کے حضورؐ
آپ اٹھا دیں ہاتھ اگر دامانِ سائل کی طرف

محوِ حیرت تھے ازل میں سارے خوبانِ ازل
دستِ حق تھا آئنہ برکت مقابل کی طرف

انجمن میں ہے جو سلطانِ شبِ اسرا کا ذکر
آ رہے ہیں عرش کے انوار محفل کی طرف

تا حدِ قوسین واَو اَدنیٰ گئے شاہِ رُسلؐ
رُک گئے جبریلؑ آ کر حدِّ فاصل کی طرف

چادرِ شب میں چھپاتا چودھویں کا چاند مُنہ
جب نظر اُٹھتی تری شکل و شمائل کی طرف

الغیاث اے کارسازِ دو جہاں اے دل نواز!
اک اشارہ میرے اِس ٹوٹے ہوئے دل کی طرف

بحرِ غم میں خود ہوں محبوبِ خدا جب ناخدا
ناؤ کو لائے نہ کیوں ہر موج ساحل کی طرف

انبیاءؑ تھے یوں شبِ معراج شیدائے رسولؐ
جیسے پروانے ہوں مائل شمع محفل کی طرف

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حسیں جلووں سے ہے آراستہ کیا خوشنما محفل
بہشتِ حُسن ہے یہ آپ کی یا مصطفیٰؐ! محفل

چمن برکف ہیں سب نقش و نگار اِس بزمِ انور کے
یہ محفل آپ کی ہے یا نبیؐ! کیا خوشنما محفل

نویدِ مغفرت وجہِ نزولِ رحمتِ رب ہے
محمدؐ مصطفیٰ کے ذکر کی، صلِّ علیٰ، محفل

جہاں قدسی ہیں درباں، انبیاء صرفِ سلامی ہیں
وہ محفل آپ کی ہے یا محمدؐ مصطفیٰ محفل

بشر، حور و ملک نعتِ نبیؐ سُن سُن کے جھوم اُٹھیں
جہاں میں اِس انوکھی شان سے رضواں! سجا محفل

ہے سامانِ سرور و کیف بھی رازِ شفاعت بھی
یہ محبوب و حسیں، ایماں فروز و جاں فزا محفل

گزر جاتے ہیں ہفت افلاک سے نغمے درودوں کے
رچی ہے مرحبا از فرش تا عرشِ علیٰ محفل

جہاں سے نورِ ایماں، نورِ عرفاں لوگ پاتے ہیں
یہی تو ہے ضیاؔ وہ دل فروز و پُر ضیا محفل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے تعالیٰ اللہ یہ اعزاز، یہ شانِ رسولؐ
سب رُسُل، سب انبیا ہیں زیرِ فرمانِ رسولؐ

ہو بشر سے کیا بیانِ رفعتِ شانِ رسولؐ
خالقِ کون و مکاں ہے خود ثنا خوانِ رسولؐ

ہے خدا شاہد عجب شانِ غلامانِ رسولؐ
حشر میں پیشِ خدا ہیں زیرِ دامانِ رسولؐ

چشمۂ آبِ بقا ہے بحرِ فیضانِ رسولؐ
ہے جہانِ رنگ و بو مرہونِ احسانِ رسولؐ

نعل در آتش ہے قلبِ منکرِ شانِ رسولؐ
ہے نویدِ مغفرت بہرِ غلامانِ رسولؐ

کھائی قرآں میں قسم خلّاقِ حسن و عشق نے
کس قدر محبوب ہے اللہ کو جانِ رسولؐ

ہے بہارِ ہشت جنت سبز گنبد پر نثار
تا سرِ عرشِ علا ہے اوجِ ایوانِ رسولؐ

جگمگاتے ہیں سیہ کارانِ اُمت کے مزار
ہے چراغِ طور ہر شمعِ شبستانِ رسولؐ

باغِ جنت ہے بقیعِ پاک مومن کے لیے
جنت الفردوس ہے صحنِ گلستانِ رسولؐ

روضۂ اقدس میں رہتا ہے فرشتوں کا ہجوم
ہیں ملک جاروب کش، قدسی ہیں دربانِ رسولؐ

دل کی ٹھنڈک، نور ہے آنکھوں کا ان کی روشنی
ہے مہ و انجم میں عکسِ روئے تابانِ رسولؐ

حد سے جب حرِّ قیامت کی بڑھیں سرگرمیاں
آگیا محشر سمٹ کر زیرِ دامانِ رسولؐ

نعمتِ "اَلفَقرُ فَخرِی" سے بھری ہیں جھولیاں
بے نیازِ مال و دولت ہیں گدایانِ رسولؐ

خاک پر سر، دوش پر کملی تھی، پتھر پیٹ پر
تھا برائے زندگی یہ ساز و سامانِ رسولؐ

بلبلِ نعتِ نبیؐ اس بزم میں ہوں میں ضیاؔ
مرغِ سدرہ ہے جہاں پر زمزمہ خوانِ رسولؐ

— صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے بزمِ روزِ جزا میں یہ آبروئے رسولؐ
نگاہِ خلق و رُخِ انبیا ہے سوئے رسولؐ

زہے تجلّیِ عکسِ جمالِ روئے رسولؐ
ہیں آفتاب بکف ذرّہ ہائے کوئے رسولؐ

عطا ہو دولتِ دیدارِ حُسنِ روئے رسولؐ
یہ بے نوا ہے الٰہی! گدائے کوئے رسولؐ

ہے باغ باغ مدینہ کا رشکِ ہشت بہشت
چمن چمن میں ہے طیبہ کے جذبِ بوئے رسولؐ

شبِ لحد کی خدا زندگی دراز کرے
زِ خود بہشت نظر ہے رُخِ نکوئے رسولؐ

دمِ طوافِ حرم چومتے ہیں دیوانے
غلافِ کعبہ ہے یا زلفِ مشکبوئے رسولؐ

حسیں صحیفۂ قدرت ہے دستِ قدرت میں
یہ مختصر سی ہے تفسیرِ خُلق و خوئے رسولؐ

نہ ہو سکی شبِ اسرا خبر فرشتوں کو
ہوئی خدا سے جو خلوت میں گفتگوئے رسولؐ

ہے صَرفِ حمد و ثنا خامۂ یدِ قدرت
خدا گواہ ہے وہ سیرتِ نکوئے رسولؐ

نہ سلطنت کی ہوس ہے، نہ تاج و تخت کا شوق
ہے رشکِ قیصر و جم ہر گدائے کوئے رسولؐ

طہورِ خُلد کے نشّے سے چُور ہیں آنکھیں
ضیاؔ ہے جرعہ کشِ بادۂ سبوئے رسولؐ

— صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورِ انبیا رسولِ کریم | خسروِ دوسرا رسولِ کریم
شاہِ عرشِ عُلا رسولِ کریم | تاجدارِ دنا رسولِ کریم
نُورِ ذاتِ خدا رسولِ کریم | ظلِ ربِ العلیٰ رسولِ کریم
افضل الحق سیدِ کونین | آپ بعدِ خدا رسولِ کریم
ہمہ تن نور والقمر والشمس | جلوۂ حق نما رسولِ کریم
شافعِ اہلِ معصیت ہوں گے | آپؐ روزِ جزا رسولِ کریم
ہے جہاں میں جہاں میں محشر میں | آپ کا آسرا رسولِ کریم
مصحفِ رُخ کی تیرے شانِ نزول | سورۂ والضحیٰ رسولِ کریم
احمد و حامد و محمد ہیں | مصطفیٰ مجتبیٰ رسولِ کریم
تم ہو خیر الانام و خیر الناس | تم ہو خیر الوریٰ رسولِ کریم
آدمؑ و نوحؑ تا خلیلؑ و مسیحؑ | سب ہیں تم پر فدا رسولِ کریم
ہے بہشتِ جمالِ اہلِ نظر | تیری دولت سرا رسولِ کریم
تیرے اللہ کی وہ مرضی ہے | ہے جو تیری رضا رسولِ کریم
ہیں بحکمِ خدائے کون و مکاں | حاکمِ ما سوا رسولِ کریم
خالقِ عرش و فرش کے داعی | خلق کے مدعا رسولِ کریم
تم پہ لاکھوں درود لاکھوں سلام | روز، صبح و مسا رسولِ کریم

ہو ضیا کو عطا دمِ رحلت
تیرے رُخ کی ضیا رسولِ کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے عرش کی تابش رُخِ زیبائے نبیؐ میں
مچلے ہوئے جلوے ہیں تجلائے نبیؐ میں

گم کردہ منزل ہوں میں سودائے نبیؐ میں
اے خضر! مجھے ڈھونڈلے صحرائے نبیؐ میں

ہوجائے وہ محبوب کے روضے پہ تصدق
جذبہ ہے یہ ہر عاشق و شیدائے نبیؐ میں

تھی انجمنِ صبحِ ازل جس سے منور
ہے نور وہی تابشِ سیمائے نبیؐ میں

ہر پھر کے ہے صحرائے حرم ہی میں زمیں بوس
ہے جوشِ جنوں بادیہ پیمائے نبیؐ میں

بے نطق ہر اک شے متکلم نظر آئی
یہ معجزے دیکھے لبِ گویائے نبیؐ میں

کیوں خلد بداماں نہ ہوں رندانِ مدینہ
حل کوثر و تسنیم ہیں صہبائے نبیؐ میں

دربانِ حرم محو ہیں، مشغول ہیں قدسی
ذکرِ شرفِ ناصیہ فرسائے نبیؐ میں

ہے مطلعِ انوارِ الٰہی تنِ اطہر
سائے کا ہے کیا ذکر سراپائے نبیؐ میں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہیں عیاں عرش کے انوار ترے کوچے میں
عام رحمت کے ہیں آثار ترے کوچے میں

ذرّے تارے ترے پرتو سے ہیں اے بدر کے چاند
روزِ روشن ہے شبِ تار ترے کوچے میں

عرصۂ حشر شفاعت کا ہے تیری مرکز
ہیں دو عالم کے گنہگار ترے کوچے میں

حجلۂ نور سے او عرش نشیں آ باہر
جمع ہیں شائقِ دیدار ترے کوچے میں

کاش طیبہ میں مری خواب گہِ ناز بنے
ہو مقدر مرا بیدار ترے کوچے میں

نقدِ جاں نذر گزارے درِ رحمت پہ ضیاؔ
ہو رسائی اگر اک بار ترے کوچے میں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رخِ مصطفیٰؐ کی ضیا دیکھتا ہوں
جب انوارِ عرشِ علا دیکھتا ہوں

ہے طورِ نظر جلوۂ حسنِ فطرت
جمالِ رخِ مصطفیٰؐ دیکھتا ہوں

خدائی میں بعدِ خدا سب سے بہتر
وقارِ حبیبِؐ خدا دیکھتا ہوں

نبوّت کے در ہو چکے بند سارے
درِ خاتم الانبیاؐ دیکھتا ہوں

بہشتِ نظر ہے فضائے مدینہ
کہاں ہوں، خدا جانے کیا دیکھتا ہوں

دنا، قابَ قوسین، عرشِ معلّٰی
مقاماتِ خیر الوریٰؐ دیکھتا ہوں

جناں کے مناظر پہ کیا آنکھ ڈالوں
مدینہ کی رنگیں فضا دیکھتا ہوں

تہِ کفشِ پائے شہنشاہِ اسرا
فرازِ مقامِ "دنا" دیکھتا ہوں

جو ہوتی ہے مرضی حبیبِؐ خدا کی
وہی مرضیِ کبریا دیکھتا ہوں

نہ کوثر، نہ باغِ جناں کی ہے رغبت
مدینہ کی آب و ہوا دیکھتا ہوں

درِ مصطفیٰؐ پر شہانِ جہاں سے
فزوں تر شکوہِ گدا دیکھتا ہوں

جہاں ہیں، جناں ہیں، زمین و زماں ہیں
محمدؐ کو جلوہ نما دیکھتا ہوں

"محمدؐ! محمدؐ!" کا محشر میں غُل ہے
تماشائے روزِ جزا دیکھتا ہوں

ہیں ساغر بکف خضر بزمِ نبیؐ میں
صراحی میں آبِ بقا دیکھتا ہوں

دمِ نزع آنکھیں ہیں سوئے مدینہ
مدینہ کی دل میں ضیاؔ دیکھتا ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ازل سے رحمۃ للعالمیں، محبوبِ رحماں ہیں
شہِ کون و مکاں ہیں تاجدارِ بزمِ امکاں ہیں

فضائل صاحبِ قرآن کے جو درج قرآں ہیں
کمالات و فضائل کا شہؐ والا کے عنواں ہیں

تمام اصحابِ صفہ جو نبیؐ کے زیرِ داماں ہیں
جہانِ زہد و تقویٰ میں امامِ اہلِ عرفاں ہیں

وقارِ گنبدِ خضرا پہ ہفت افلاک قرباں ہیں
فرشتے عرشِ اعظم کے نبیؐ کے در کے درباں ہیں

نہ ہے شانِ محمدؐ! انبیا سب جن پہ نازاں ہیں
حسینِ بزمِ یزداں، تاجدارِ بزمِ خوباں ہیں

فیوضِ مصطفیٰؐ ہر دم یہ طیبہ میں نمایاں ہیں
کہ دامانِ گدایانِ حرم، جنت بداماں ہیں

ہے ناز اس پر شفیعِ روزِ محشر کے ثناخواں ہیں
ضیاؔ آئینہ بر کفِ مغفرت کے دل میں ارماں ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دمِ گفتن یہ آثارِ "وما ینطق" نمایاں ہیں
احادیثِ نبیؐ ہم صورتِ آیاتِ قرآں ہیں

ہے "اتممت علیکم نعمتی" سے صاف یہ ثابت
کہ ختم المرسلیںؐ پر ختم سب انعامِ رحماں ہیں

وہ سلطانِ رسل ہیں، مالکِ ہر جزو و کل ہیں وہ
قسیمِ حوضِ کوثر، قاسمِ مقسومِ انساں ہیں

کلام اللہ میں "یحببکم اللہ" کہہ دیا رب نے
وہ محبوبِ الٰہی ہیں جوان کے زیرِ فرماں ہیں

قمر شق ہو گیا، مغرب سے سورج بھی نکل آیا
رضا جوئے نبیؐ، ماہِ درخشاں، ماہِ تاباں ہیں

ہے نورِ رحمۃ للعالمینؐ کا حصر ناممکن
تعین کی حدوں سے ماورا وہ جلوہ افشاں ہیں

سلام آکے پڑھتے ہیں یہاں بطحا کے دیوانے
بہشتِ رنگ و بو سارے مدینہؐ کے بیاباں ہیں

شبِ معراج یہ شانِ تقرب اے تعالی اللہ
بفرقِ دو کماں "قوسین" میں وہ نزدِ یزداں ہیں

یہ چھب ہے دیدنی، دیوانگانِ دشتِ بطحا کی
ہیں دامن چاک، تلووں میں چبھے خارِ مغیلاں ہیں

طہورِ خلد کی آنکھوں سے سرمستی ٹپکتی ہے
لبِ تسنیم رندانِ حرم، کوثر بداماں ہیں

فضیلت آپؐ کو دی ہے خدا نے سب رسولوںؑ پر
فضائل آپؐ کے مندرجہ آیاتِ قرآں ہیں

نکیرین آتے ہیں لے کر شبیہِ خسروِ خوباں
شبِ تارِ لحد میں جلوہ گر وہ ماہِ تاباںؐ ہیں

بہاریں سبز گنبد کی دمِ رحلت ہیں آنکھوں میں
ضیاؔ خلدِ نظر فردوس و جنت کے گلستاں ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدنی شہریار آتے ہیں
عرش کے تاجدار آتے ہیں

ہمہ تن رحمتِ مطلق
ظلِ پروردگار آتے ہیں

باغِ رضواں سے باغِ دہر میں وہ
مثلِ ابرِ بہار آتے ہیں

میرِ خوباں، حسینِ عرش وقار
خاصۂ کردگار آتے ہیں

اپنے عشاق کی شفاعت کو
خود وہ روزِ شمار آتے ہیں

عید ہے عاصیوں کی، محشر میں
شافعِ روزگار آتے ہیں

تیرے دار الشفا میں جانِ مسیح!
روز و شب دلفگار آتے ہیں

تم ہو جانِ سکوں تمہارے حضور
بے کس و بے قرار آتے ہیں

شبِ اسریٰ خدا سے ملنے کو
شاہِ عرش اقتدار آتے ہیں

روضۂ مصطفیٰؐ میں روز ضیاؔ
لوگ دیوانہ وار آتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عید ہے بزمِ دو عالم میں حضورؐ آتے ہیں
فرش تک عرش سے ہے جن کا ظہورؐ آتے ہیں

عرش سے جانبِ کعبہ جو حضورؐ آتے ہیں
ان کے ہر سمت نظر نور و ظہور آتے ہیں

ذرے کعبہ کے نظر شعلۂ طور آتے ہیں
گھر میں اللہ کے، اللہ کے نور آتے ہیں

رو کشِ خلد و جناں آمنہؓ بی کا ہے مکاں
تہنیت خواں ہیں فرشتے کہ حضورؐ آتے ہیں

ہے رہِ قربِ خدا رہگزرِ شاہِؐ حجاز
سر کے بل چل کے یہاں اہلِ شعورؐ آتے ہیں

لبِ کوثر انہیں فردوس میں جا ملتی ہے
نشۂ حبِ محمدؐ میں جو چور آتے ہیں

ان کو رضواں! طرفِ ساقیِ کوثر لے چل
تشنہ لب پینے جو صہبائے طہور آتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر جلوہ سرائے کثرت میں انوارِ محمدؐ دیکھتے ہیں
جو دیدۂ حق بیں رکھتے ہیں، آثارِ محمدؐ دیکھتے ہیں

ہے روضۂ انور قصرِ جناں ہے گنبدِ خضرا عرش نشاں
اللہ کی قدرت کے جلوے زوّارِ محمدؐ دیکھتے ہیں

مسلم مومن، کافر دشمن، سب پر ہے نگاہِ فضل و کرم
افلاک و زمیں یہ صبح و مسا ایثارِ محمدؐ دیکھتے ہیں

بے پردہ صفاتِ اقدس کے کرتے ہیں صحابہؓ نظارے
اخلاقِ محمدؐ دیکھتے ہیں، کردارِ محمدؐ دیکھتے ہیں

کرتے ہیں وقارِ شاہِ رُسلؐ اربابِ صحف تسلیم اب تک
جو اپنے صحیفوں کے اندر اذکارِ محمدؐ دیکھتے ہیں

ہے اُستنِ حنانہ گریاں، دیتی ہیں شہادت کنکریاں
اشجار و حجر سب معجزۂ گفتارِ محمدؐ دیکھتے ہیں

دانائے رموزِ شاہِ رُسلؐ جز حضرتِ حق کوئی بھی نہیں
دیوانے ہیں، دیدۂ کور سے جو اسرارِ محمدؐ دیکھتے ہیں

دیتے ہیں مریضانِ طیبہ جاں سُوئے مدینہ مُنہ کر کے
یُوں رُوئے محمدؐ وقتِ قضا بیمارِ محمدؐ دیکھتے ہیں

تفسیرِ مبیں آتے ہیں نظر ہم "نُورٌ فَوقَ نُورٍ" کی
جب اپنے دل و دیدہ میں ضیاؔ انوارِ محمدؐ دیکھتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یہ اوجِ شہِ ذوالکرمؐ دیکھتے ہیں
سرِ عرش اُن کے قدم دیکھتے ہیں

اُٹھا کر جدھر آنکھ ہم دیکھتے ہیں
جمالِ شہِ ذوالکرمؐ دیکھتے ہیں

گنہگار ہیں مطمئن روزِ محشر
اُنہیں خود شفیعِ اُممؐ دیکھتے ہیں

طوافِ حرم کا صلہ اللہ اللہ
رُخِ تاجدارِ حرم دیکھتے ہیں

درِ مصطفیٰؐ ہی وہ در ہے جہاں پر
جبینِ ملائک کو خم دیکھتے ہیں

صفِ انبیاءؑ میں امامِ رُسلؐ کو
معظم خدا کی قسم دیکھتے ہیں

بہجومِ ملک، مجمعِ اہلِ محشر
محمدؐ کا جاہ و حشم دیکھتے ہیں

حضورؐ آ رہے ہیں دمِ مرگ شاید
رُکا کیوں ہے آنکھوں میں دم دیکھتے ہیں

ضیاؔ نعتِ محبوبِ رحماں کے باعث
ہم اسرارِ لوح و قلم دیکھتے ہیں!

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

زائر جو آستانۂ خیر الوریٰ کے ہیں
مقبولِ بارگاہ وہ ربّ العُلا کے ہیں

مسند نشیں وہ مسندِ عرشِ عُلا کے ہیں
سُلطانِ "مقامِ حمد" و "مقامِ دنا" کے ہیں

اُمیدوار ہم کرمِ کبریا کے ہیں
عاشق رسولِ پاکؐ کے بندے خدا کے ہیں

طورِ نظر ہیں مکہ، مدینہ کی تابشیں
جلوے ضیاء فروزشِ دوسراؐ کے ہیں

شاہ و گدا ہیں تاجورِ عرش کے فقیر
جن و ملک گدا اسی دولت سرا کے ہیں

ہیں جو نجوم و شمس و قمر کی نگاہ میں
اصحابؓ باصفا یہ رسولِ خداؐ کے ہیں

ہر دم انہیں غریبوں غلاموں کی لاج ہے
مونس ہیں بیکسوں کے سہارا گدا کے ہیں

سجدے کئے ہیں تاجورِ عرش نے یہاں
انجم فلک میں ذرے جو غارِ حرا کے ہیں

محشر میں ہیں چھپائے ہوئے ہر غلام کو
دامن جو نیچے نیچے تمہاری قبا کے ہیں

ہیں چاند تارے عارضِ "والشمس" پر نثار
متوالے مہر و ماہ رُخِ "والضحیٰ" کے ہیں

محشر میں عاصیوں کو نویدِ نجات ہے
انعام سب یہ شافعِ روزِ جزا کے ہیں

قدسی جو پڑھ رہے ہیں حضورِ شفیعِ محشرؐ
اشعارِ نعت سب یہ بیاضِ ضیا کے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حسینِ مجلۂ عرشِ بریں تشریف لائے ہیں
حرم میں رحمۃ للعالمینؐ تشریف لائے ہیں

جناں بر کف ہے دنیا، خُلد ساماں بزمِ عالم ہے
محمدؐ مصطفیٰؐ سلطانِ دیں تشریف لائے ہیں

یہ محفل ہے تجلی خانۂ انوارِ یزدانی
یہاں محبوبِ ربّ العالمیں تشریف لائے ہیں

فلک سے تا زمیں نُورِ ازل کی ہے فراوانی
وہ نورِ ذات، وہ نورِ مبیں تشریف لائے ہیں

سلامی کو ہیں قصرِ آمنہؓ پہ انبیاء حاضر
رسولِ پاکؐ ختم المرسلیں تشریف لائے ہیں

خلیلِ کعبہ نے مانگیں دعائیں جن کے آنے کی
خدا شاہد، وہ کعبہ کے امیں تشریف لائے ہیں

جو شورِ "انتم الاعلون" نصرت کی نوید ہیں
وہ لے کر پرچمِ فتحِ مبیں تشریف لائے ہیں

خوشی سُبُوحیانِ عرش میں ہے خیر مقدم کی
لیے جیشِ ملک روح الامیںؑ تشریف لائے ہیں

ہے شورِ مرحبا، صلِّ علیٰ بزمِ دو عالم میں
جہاں میں سرورِ دنیا و دیں تشریف لائے ہیں

لگیں گے چار چاند اب اور دنیائے محبت کو
سراپا حُسن، محبوبِ حسیں تشریف لائے ہیں

کرے گا ذرہ ذرہ حمدِ باری بزمِ امکاں کا
مقامِ حمد کے مسند نشیں تشریف لائے ہیں

سمٹ کر آ گئے کون و مکاں کعبہ کے پہلو میں
حسینِ لامکاں، جنت مکیں تشریف لائے ہیں

جہاں میں، نزع میں، زیرِ لحد، محشر میں، میزاں پر
کہاں بہرِ مدد آقا نہیں تشریف لائے ہیں

یقیناً سب کے سب ختمِ رُسل ہی کے مبشر تھے
رُسل اور انبیاء جو قبل ازیں تشریف لائے ہیں

مبارک ہو بشارت خاتمہ بالخیر ہونے کی
سرِ بالیں ضیا سلطانِ دیںؐ تشریف لائے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جناں برکت ہوائیں یاد آئیں — مدینے کی فضائیں یاد آئیں
سنہری جالیاں پیشِ نظر ہیں — سلاموں کی صدائیں یاد آئیں
خیالِ روضۂ انور ہے دل میں — ہزاروں التجائیں یاد آئیں
وہ اندازِ نمازِ پنجگانہ — وہ پاکیزہ دعائیں یاد آئیں
جناں ساماں مدینہ کی وہ گلیاں — وہ مستانہ ندائیں یاد آئیں
قبا کا وہ سفر، وہ رہ گزاریں — وہ صحرائی ہوائیں یاد آئیں
کبھی میزابِ رحمت کا نظارا — کبھی کالی گھٹائیں یاد آئیں
چٹانیں سرخ وہ کوہِ اُحد کی — شہابی وہ فضائیں یاد آئیں
مشائخ کی وہ درویشانہ سج دھج — وہ عطر آگیں ردائیں یاد آئیں
فلک بردوش وہ روضہ کے مینار — وہ بجلی کی شعاعیں یاد آئیں
وہ گلیوں میں ہجومِ جاں نثاراں — وہ ایمانی ادائیں یاد آئیں
مدینہ سے جدائی کا تصوّر — مقدّر کی جفائیں یاد آئیں

قدم اُٹھے ضیاؔ سوئے مدینہ
جب آقا کی عطائیں یاد آئیں

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حق نما ہو، خدا نما تم ہو — سرورِ جملہ انبیاء تم ہو
شافعِ عاصیاں، غلام نواز — ہم غریبوں کا آسرا تم ہو
لیلۃُ القدر میں سراجِ مُنیر — کالی کملی میں مہ لقا تم ہو
تم پہ قرباں ہیں سب خدا والے — ناخدا تم ہو، باخدا تم ہو
حاصلِ کائناتِ حسن و جمال — خاص محبوبِ کبریا تم ہو
آئنہ دارِ بزمِ صبحِ ازل — نورِ قدرت کا آئنہ تم ہو
رونقِ کائناتِ عالم کی — ابتدا، تم ہو، انتہا تم ہو
دو قدم ہے رہِ تقربِ حق — خضرِ منزل ہو، رہنما تم ہو
میرا سینہ نہیں، مدینہ ہے — جب سے سینے میں جلوہ نما تم ہو
تم ہو لاریب سیدّ الثقلین! — ہر دو عالم کے مقتدا تم ہو
خوفِ طوفاں سے بے نیاز ہے وہ — جس سفینے کے ناخدا تم ہو
ہم خطاوار، خوگرِ عصیاں — عیب پوش جہاں شہا! تم ہو
ناز ہے عاصیوں کو قسمت پر — ہمہ تن رحمتِ خدا تم ہو

جلوہ گر ہیں حضورؐ روزِ جزا
مضطرب آج کیوں ضیاؔ تم ہو

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خدا سے ہوتے ہم کلام اللہ اللہ
محمد علیہ السلام اللہ اللہ

محمد کے انوار میں محو ہو کر
کیے جائیے صبح و شام اللہ اللہ

ہمیشہ ملک اور بشر بھیجتے ہیں
محمد پہ لاکھوں سلام، اللہ اللہ

کبھی یادِ عارض، کبھی یادِ گیسو
ہمارے ہیں یہ صبح و شام، اللہ اللہ

ہمیشہ ہیں اُمت کے حق میں دعائیں
ہے ان کا یہ فیضِ دوام، اللہ اللہ

وہ خود بن کے ساقی لبِ حوضِ کوثر
پلاتے ہیں بھر بھر کے جام، اللہ اللہ

ازل سے ابد تک شہِ دین و دنیا
ہیں محبوبِ ربِ انام، اللہ اللہ

جو تم شافعِ حشر یا مصطفیٰ ہو
گنہگار ہیں شادکام، اللہ اللہ

خدا سے ملے وہ، خدا نے بلایا
محمد کا یہ احترام اللہ اللہ

تری رفعتیں یا نبیؐ کون جانے
سرِ عرش ہے زیرِ گام، اللہ اللہ

ضیاؔ ہے تصور میں آئینہ بر کف
رُخِ پاکِ خیر الانامؐ، اللہ اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

زہے شانِ خیر الانام اللہ اللہ
ہیں خیر الامم ہم غلام اللہ اللہ

یہ اوجِ رسولِ انام اللہ اللہ
ہے عرشِ عُلا زیرِ گام اللہ اللہ

گئے عرشِ رحمان پہ معراج کی شب
محمد علیہ السلام اللہ اللہ

ہوئے بزمِ "قوسین" میں جلوہ آرا
کیے قرب کے طے مقام اللہ اللہ

محمدؐ پہ روح الامیں کی زبانی
خدا بھیجتا ہے سلام اللہ اللہ

جناں در بغل، عرش بر دوش اب تک
ہیں روضہ کے دیوار و بام اللہ اللہ

ہے قائم حبیبِ خدا کی بدولت
خدائی کا سارا نظام اللہ اللہ

ابد تک حیات النبیؐ کو خدا نے
عطا کی بقائے دوام اللہ اللہ

چٹائی پہ یا خاک پر لیٹتے ہیں
شہنشاہِؐ گردوں مقام اللہ اللہ

شفاعت کی ہے اُن سے طالب خدائی
ہے یہ حشر میں احترام اللہ اللہ

سرِ حشر دیدارِ محبوب ہوگا
ہے عشاق کا اژدہام اللہ اللہ

زباں بوسے لیتی ہے نطق و دہن کے
ہے لب پر محمدؐ کا نام اللہ اللہ

خدا بھی ثنا خواں، خدائی بھی شیدا
زہے وسعتِ خلقِ عام اللہ اللہ

حدِ "قابَ قوسین" پر بے تکلف
خدا سے ہوئے ہم کلام اللہ اللہ

ہے سعیِ عبث جز ولائے محمدؐ
کیے جائیے کوئی مدام "اللہ اللہ"

محمدؐ محمدؐ کی دن رات دُھن ہے
ہے وردِ زباں صبح و شام اللہ اللہ

ضیاؔ فیضِ روح القدس کے تصدق
وہ سنتے ہیں میرا کلام اللہ اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلام اے صدرِ ایوانِ رسالت یارسول اللہ
سلام اے بدرِ افلاکِ نبوت یارسول اللہ
سلام اے مطلعِ انوارِ قدرت یارسول اللہ
سلام اے منبعِ انہارِ وحدت یارسول اللہ
سلام اے تاجدارِ عرشِ عظمت یارسول اللہ
سلام اے نوبہارِ خلد و جنت یارسول اللہ
سلام اے غمگسارِ دین و ملت یارسول اللہ
سلام اے رازدارِ حالِ اُمت یارسول اللہ
سلام اے جامعِ صدق و دیانت یارسول اللہ
سلام اے شافعِ روزِ قیامت یارسول اللہ
سلام اے ہادیٔ اقوام و ملت یارسول اللہ
سلام اے ہادیٔ ابنائے اُمت یارسول اللہ
سلام اے آفتابِ نور و ظلمت یارسول اللہ
سلام اے ماہتابِ طورِ رفعت یارسول اللہ
سلام اے صاحبِ وحی و شریعت یارسول اللہ
سلام اے واہبِ ملک و حکومت یارسول اللہ
سلام اے خلقِ ربّ اے ابرِ رحمت یارسول اللہ
سلام اے عینِ احساں عینِ راحت یارسول اللہ

سلام اے محسنِ اربابِ حاجت یارسول اللہ
سلام اے مونسِ ہر بے بضاعت، یارسول اللہ
سلام اے قلزمِ جود و سخاوت یارسول اللہ
سلام اے مجمع البحرینِ رحمت یارسول اللہ
سلام اے صاحبِ قرآں، سلام اے ہادیٔ دوراں
سلام اے ناشرِ احکامِ وحدت یارسول اللہ
سلام اے زائرانِ روضہ و حجاج کے آقا!
سلام اے والیٔ عشاقِ ملت یارسول اللہ
سلامی کے لیے حجاج لاکھوں چل کے مکّہ سے
ہوئے ہیں حاضرِ دربارِ رحمت یارسول اللہ
سلام اپنے غلاموں کے بہ اکرام و عطا سُنیے
سمجھیے سب کو حق دارِ شفاعت یارسول اللہ
تصدّق زائرانِ بزمِ انور کے سلاموں کا!
ہو ان خُدام پر بھی چشمِ رحمت یارسول اللہ
سلامی کے لیے یہ دُور اُفتادہ بھی مضطر ہے
زمیں بوسی کی ہے اس کو بھی حسرت یارسول اللہ
نہ زادِ راہ رکھتا ہوں، نہ مال و زر ہے پاس اپنے
عیاں ہے آپ پر سب میری حالت یارسول اللہ
طلب فرمائیے دربار میں پھر اس بھکاری کو
حضوری کی عطا ہو پھر اجازت یارسول اللہ
— صلی اللہ علیک وسلم —

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہیں آپ سیدِ ابرار یارسول اللہ
ہیں آپ احمد و مختار یارسول اللہ

مقامِ حمد کے نوشہ محمدؐ و محمود
ہیں آپ سرور و سردار یارسول اللہ

جہاں بشر ملک و انبیا سلامی ہیں
حضور کا ہے وہ دربار یارسول اللہ

تجلیاتِ حرا کا ہے آئینہ خانہ
تمہاری بزم پُر انوار یارسول اللہ

تمام خلق کا ہادی ہے کاروانِ رسلؑ
ہیں آپ قافلہ سالار یارسول اللہ

قسم خدا کی ہے خُلقِ عظیم سرتاپا
تمہاری سیرت و کردار یارسول اللہ

مدام خلعتِ شاہی سے بے نیاز رہے
تمہارے غاشیہ بردار یارسول اللہ

بجز حضورؐ کے ہم بے کسوں غریبوں کا
ہے کون مونس و غمخوار یارسول اللہ

انہیں نویدِ شفاعت سنائیے سرِحشر
ہیں منفعل جو گنہگار یارسول اللہ

خدا کریم ہے، تم ہو شفیعِ روزِ شمار
ہزار ہم ہیں خطاوار یارسول اللہ

ہیں محو شومیِٔ قسمت سے خوابِ غفلت میں
عطا ہو طالعِ بیدار یارسول اللہ

دکھا کے تابشِ رُخِ تابناک فرما دو
یہ زندگی کی شبِ تار یارسول اللہ

کھڑا ہے نرغۂ اعدا میں عالمِ اسلام
مدد ہے آپ کی درکار یارسول اللہ

عطا ہو فتحِ مبیں ناتواں غلاموں کو
عدو ہیں برسرِ پیکار یارسول اللہ

انہیں ہو قیدِ مصائب سے جلد آزادی
بلا میں جو ہیں گرفتار یارسول اللہ

عطا ہو اُمتِ عاجز کے ہر مجاہد کو
کمالِ حیدرؓ کرار یارسول اللہ

بنا دو پیروِ قرآں تمام اُمت کو
دکھا دو مصحفِ رُخسار یارسول اللہ

پکار سُنیے دلِ افگار دردمندوں کی
ہے خلق حاضرِ دربار یارسول اللہ

درِ حضورؐ کی جانب غلام تکتے ہیں
بڑی ہے آپ کی سرکار یارسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یہ صورت آپ کی اللہ اکبر یا رسول اللہؐ!
جمالِ ذات کے ہیں آپ مظہر یا رسول اللہؐ
مرا ایماں ہے قرآنِ مبیں پر یا رسول اللہؐ
ہے قرآں آپ کا روئے منوّر یا رسول اللہؐ
جہاں میں آپ ہیں وہ بندہ پرور یا رسول اللہؐ
خدائی آپ کی ہے سائلِ در یا رسول اللہؐ
ذرا دیکھو خدا را رُخ اٹھا کر یا رسول اللہؐ
ہے شیدائی کوئی مہجورِ مضطر یا رسول اللہؐ
بلا لو بے نوا کو اپنے در پر یا رسول اللہؐ
دکھا دو گنبدِ خضرا کا منظر یا رسول اللہؐ
ظہورِ نورِ مطلق تم سراسر یا رسول اللہؐ
فضائے شش جہت تم سے منوّر یا رسول اللہؐ
مدینہ کا تصوّر ہے، مدینہ کی تمنا ہے
سنو فریادِ قلبِ زار و مضطر یا رسول اللہؐ
مدینہ کے گلی کوچے ہیں جنّت اہلِ ایماں کو
ہے روضہ آپ کا فردوس منظر یا رسول اللہؐ
ہے "اتممت علیکم نعمتی" ارشادِ ربّانی
ہر اک نعمت ہوئی ہے ختم تم پر یا رسول اللہؐ

سیہ کاروں کی رُسوائی نہ ہو جائے قیامت میں
تہِ داماں چھپانا روزِ محشر یا رسول اللہؐ
اجازت شرمِ عصیاں سر اُٹھانے کی نہیں دیتی
میں کیا منہ لے کے جاؤں پیشِ داور یا رسول اللہؐ
رہیں لب تشنہ کیوں ہم گرمیٔ مہرِ قیامت میں
ہو جب تم ساقیٔ تسنیم و کوثر یا رسول اللہؐ
مٹی تاریکیاں الحاد و کفر و بُت پرستی کی
تم آئے مشعلِ توحید لے کر یا رسول اللہؐ
پھریرا دینِ حق کا آپ نے دنیا میں لہرایا
ہُوا اسلام منصور و مظفر یا رسول اللہؐ
تجلّی سے تمہاری چار چاند اسلام کے نکھرے
ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ یا رسول اللہؐ
ہیں اعدائے وقارِ دینِ حق ہدفِ جفا پیہم
ہے اُمت آپ کی بے تاب و مضطر یا رسول اللہؐ
غضب یہ ہے کہ خود دشمن مسلماں کا مسلماں ہے
محبت ہے نہاں سینوں سے یکسر یا رسول اللہؐ
مداوا کیجیے سینہ فگاروں دردمندوں کا
مدد کو آئیے حُجرہ سے باہر یا رسول اللہؐ
وفورِ بے خودی میں لب پہ نالے آ گئے ورنہ
عیاں احوالِ عالم سب ہے تم پر یا رسول اللہؐ
سماعت کیجیے یہ استغاثہ اپنی اُمت کا
اغثنی مصطفیٰؐ محبوبِ داور یا رسول اللہؐ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ازل سے آپ ہیں محبوبِ داور یارسول اللہ — ہیں سارے انبیاء کے آپ سرور یارسول اللہ
جہاں میں آپ ہیں عالم کے یاور یارسول اللہ — ہیں محشر میں شفیعِ روزِ محشر یارسول اللہ
مقامات آپ کے ہیں عرش، قوسین و دنا، جنت — "مقامِ محمد" پر ہیں جلوہ گستر، یارسول اللہ
ہو نورِ ذات، ہو نورِ ازل کے لمعۂ اوّل — رہیں گے آپ ابد تک جلوہ گستر یارسول اللہ
ملک، جن و بشر، سب آپ کے ہیں تابع فرماں — حکومت آپ کی ہے بحر و بر پر یارسول اللہ
جہاں میں تشنہ کاموں، بیکسوں کے مونس و یاور — جناں میں ساقیِ تسنیم و کوثر یارسول اللہ
طلب فرمایئے سوئے مدینہ مجھ بھکاری کو — بحقِ حضرتِ صدیقِ اکبرؓ یارسول اللہ
بقیعِ پاک میں دو گز زمیں مجھ کو عطا کر دو — برائے حضرتِ فاروقؓ برتر یارسول اللہ
دکھا دو اپنا جلوہ، اپنے جلووں میں فنا کر لو — پئے عثمانؓ ذوالنورین انور یارسول اللہ
مسلماں ناتواں ہیں، بیکس و مظلوم امت ہے — ضعیفوں کو عطا ہو زورِ حیدرؓ، یارسول اللہ
مجھے اصحابؓ و اہلبیتؓ کی سچی محبت دو — عطا ہو الفتِ شبیر و شبر یارسول اللہ
بحقِ غوثِ اعظمؒ، محی دیں، مجھ کو عنایت ہو — دلائے خواجہؒ اجمیر و سنجر، یارسول اللہ
خدارا اپنی شفقت، اپنی رحمت کے تصدق میں — ہو فضل و جود کی مجھ پر نچھاور یارسول اللہ
ہے سینے میں مدینے کی تمنا، مضطرب دل ہے — دکھا دو روضۂ انور کا منظر، یارسول اللہ
یہ عرضِ آخری محتاج کی منظور ہو شاہا! — یہ منگتا آپ ہی کا ہے ثناگر یارسول اللہ
قضا روضہ میں لائے، ہو بقیعِ پاک میں مدفن — لحد میں آپ ہوں خود جلوہ گستر یارسول اللہ

ضیا کی باریابی روضۂ پر نور کے اندر
کرم سے آپ کے ہو بارِ دیگر یارسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے موسمِ حج، شاد ہیں زوارِ مدینہ — شاداب بہاروں سے ہے گلزارِ مدینہ
عالم نہ ہو کیوں مہبطِ انوارِ مدینہ — ہے عرش نشیں، خسروِ دربارِ مدینہ
ہیں روشنیٔ صبحِ ازل دیکھ رہا ہوں — آنکھوں میں مری جذب ہیں انوارِ مدینہ
مکی مدنی قافلے والوں کا تصدق — لے ہاتھ مرا قافلہ سالارِ مدینہ
اے گنبدِ خضرا کے مکیںؐ! در پہ بلا لے — یہ مدح سرا بھی ہے طلب گارِ مدینہ
کشکولِ گدا گوہرِ مقصود سے بھر دے — دُربار ہوا اے ابرِ گہر بارِ مدینہ
جاتے ہی رہے حج و زیارت کو مسافر — تڑپا ہی کیے شائقِ دیدارِ مدینہ
خود درد مرے دردِ جدائی کی دوا ہے — قسمت کا ہوں اچھا کہ ہوں بیمارِ مدینہ
پھر مجھ کو دوبارہ درِ رحمت پہ بلا لو — سرکارِ مدینہ، مرے سرکارِ مدینہ
گل پاش ہے جنت کی ہوا دشت و جبل میں — ہے دامنِ گل، دامنِ کہسارِ مدینہ
ہر گل ہے معطر، چمن کون و مکاں کا — ہے عطر فشاں نکہتِ گلزارِ مدینہ
امت کو دکھا رہ گزرِ قربِ الٰہی — اے شاہِ امم، قافلہ سالارِ مدینہ

دل میں ہے ضیا روشنیٔ گنبدِ خضری
سینہ ہے تجلی گہِ انوارِ مدینہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زہے شانِ عزّ و علائے مدینہ محمدؐ ہیں صرفِ ثنائے مدینہ

نوید اے مریضِ ولائے مدینہ مسیحا نفس ہے ہوائے مدینہ

ہے فردوس ساماں فضائے مدینہ معطر ہے آب و ہوائے مدینہ

ہے محبوبِ حق ہر گدائے مدینہ ہے محبوبِ حق کو ولائے مدینہ

ملک کرتے ہیں آکے عرشِ خدا سے طوافِ درِ مصطفائے مدینہ

ہے ایمان و عرفاں کی روشن نشانی نبیؐ کی محبت ولائے مدینہ

مدینہ کی گلیوں میں کرتے ہیں پھیری فرشتے بطورِ گدائے مدینہ

سمجھتا ہوں سینہ کو میں طورِ سینا ہے دل جب سے جلوہ سرائے مدینہ

دَنا، بیتِ معمور، عرشِ بریں ہیں تجلّی گہِ مصطفائے مدینہ

سرور آشنائے حیاتِ ابد ہیں مریضانِ دار الشفائے مدینہ

ہے اُمت کے حق میں کلیدِ اجابت مناجاتِ کعبہ، دعائے مدینہ

یہ ہے فیضِ حسن و جمالِ محمدؐ ہے محبوبِ حق ہر ادائے مدینہ

جناں در بغل ہیں مدینہ کی گلیاں ہے جنت بداماں فضائے مدینہ

حقیقت میں قسمت کا ہے وہ سکندر کہے جس کو دنیا گدائے مدینہ

لطافت، نفاست، شرف، سربلندی یہ سب خوبیاں ہیں برائے مدینہ

ضیاؔ تابشِ عرشِ طورِ نظر ہے
ہے ضو پاش دل میں ضیائے مدینہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبی محمدؐ، نبیِ تہامی زہے عزّ و جاہِ رسولِ گرامی

تری بزم میں اے شہِ ذوالکرامی! ملک ہیں پیامی، بشر ہیں سلامی

شفیعِ اُمم، شافعِ روزِ محشر بہشت آشیاں "لِی مَعَ اللہ" مقامی

وَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ بفرمانِ رب، خالقِ ذوالکرامی

ہیں شمس و قمر جن کے جلوے سے روشن سراجِ مبیں ہے وہ ماہِ تہامی

وہ شاہِ رُسل، خسروِ عرش مسند وہ، روح الامیں جس کے در کے سلامی

مسیحا نفس جس کی ہر جنبشِ لب حیات آفریں جس کی شیریں کلامی

شکستہ دلوں، بے کسوں کے سہارے غلاموں کے والی، غریبوں کے حامی

شبِ و روز دربار میں جس کے حاضر حجازی و ہندی، عراقی و شامی

وہ احمدؐ، محمدؐ، وہ محمود و حامد وہ محبوبِ رب جس کا ہر نام نامی

رسولِ معظّم، نبیِ مکرّم حبیبِ خدا، شاہِ ذوالکرامی

شفائے مریضاں ہے اے جانِ عیسیٰؑ! ترا اسمِ اعظم، ترا نام نامی

کلیم اپنے رب سے تکلّم کے شائق خدا سے تجھے نازشِ ہم کلامی

فرشتے ہیں جاروب کش جن کے در کے ہے فخرِ سلاطین ان کی غلامی

نگاہوں سے کوثر کے چھینٹے اُڑا کر مدینہ کے ساقی! مٹا تشنہ کامی

ہو اُمت پہ چشمِ کرم تا قیامت رہے تا ابد تیرا فیضِ دوامی

ضیاؔ سر نہادہ ہے پائے نبیؐ پر
درخشاں جبیں پر ہے نقشِ غلامی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مژدہ اے شوقِ وصالِ عیدِ میلادِ نبیؐ
ہو گیا طالع ہلالِ عیدِ میلادِ نبیؐ

لاکھوں عیدوں سے زیادہ ہے سرور آگیں کہیں
نغمۂ سبحِ وصالِ عیدِ میلادِ نبیؐ

ہر نبیؐ نے دی نویدِ آمدِ خیر البشرؐ
ہے ازل سے یہ کمالِ عیدِ میلادِ نبیؐ

تارے ہیں صرفِ تبسم، ماہ و خور ہیں وقفِ دید
کتنا دلکش ہے جمالِ عیدِ میلادِ نبیؐ

عظمتِ عیدینِ اُمت میں مسلّم ہے مگر
کب ہیں یہ عیدیں مثالِ عیدِ میلادِ نبیؐ

دل میں ٹھنڈک، تازگی ایماں میں آنکھوں میں سرور
مرحبا یہ ذکرِ حالِ عیدِ میلادِ نبیؐ

اہلِ ایماں کے لیے ہے مژدۂ عیدِ دوام
ہر سرورِ لازوالِ عیدِ میلادِ نبیؐ

سرد ہیں آتش کدے لات و ہبل ہیں سرنگوں
ہے عجب جاہ و جلالِ عیدِ میلادِ نبیؐ

عاشقانِ مصطفیٰؐ کو بزمِ عالم میں ضیاؔ
ہو مبارک یہ ہلالِ عیدِ میلادِ نبیؐ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دیکھ کر روزِ ازل محبوب صورت آپؐ کی
ہو گئی صورت گرِ عالم کو اُلفت آپؐ کی

سب یہ دولت دی ہوئی ہے خود بدولت آپؐ کی
دل ملا مجھ کو ملی دل کی محبت آپؐ کی

ہے منزہ شاہدِ تنزیہ ہر تشبیہ سے
طلعتِ حسن آفریں لیکن ہے طلعت آپؐ کی

آپ کی تصویر ہے تفسیرِ "نورٌ فوقَ نور"
شکل ہے آئینۂ انوارِ قدرت آپؐ کی

بزمِ امکاں میں وجودِ ذاتِ واجب کے لیے
قولِ فیصل ہو گئی عینی شہادت آپؐ کی

حق نما چہرے سے شانِ لن ترانی کا ظہور
حسنِ مطلق کا مرقع پاک صورت آپؐ کی

پرسشِ اعمال سے اک گونہ مشکل تھی نجات
کام محشر میں فقط آئے شفاعت آپؐ کی

دوسرا ہے کون، کس کی چاہ، کس کی جو طلب
آپ کے ہم، آپ کا اللہ، جنت آپؐ کی

دم قدم سے آپ کے کون و مکاں کی ہے نمود
وجہِ تکوینِ دو عالم ہے ولادت آپؐ کی

دے کے دل میں آپ کو بس چاہتا ہوں اس قدر
میرے سینے میں بجائے دل ہو صورت آپؐ کی

ناز زاہد کو عبادت پر، مجھے یہ افتخار
ہے گنہگاروں کی جانب چشمِ رحمت آپؐ کی

حق تو یہ ہے، ہے محالِ عقل ادراکِ حضور
آپ جانیں یا خدا جانے حقیقت آپؐ کی

نزع میں ہو جلوۂ دیدار سے بے خود ضیاؔ
آنکھ مُند جائے نظر جب لئے صورت آپؐ کی

—— صلی اللہ علیک وسلم ——

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سینہ ہے مدینہ، سینہ میں ہے شکل خیالی روضے کی
ہے گنبدِ خضریٰ جلوہ نظر آنکھوں میں ہے جالی روضے کی

اے تاجورِ افلاک و زمیں، سلطانِ سریرِ عرش بریں
ہیں آپ شہنشاہِ دو جہاں، دنیا ہے سوالی روضے کی

ہر ذرہ ہے دلِ گلزارِ جناں، ہر قطرہ ہے خورشیدِ تاباں
ہر رنگ ہے دلکش روضے کا، ہر چھب ہے نرالی روضے کی

ہے گنبدِ خضریٰ کی رفعت، تا عرشۂ ایوانِ قدرت
اے صلِّ علیٰ قدر و عظمت ہے عرش سے عالی روضے کی

محبوب ہیں وہ محبوبِ خدا، جن پر ہے جہانِ حسن فدا
ہے مرکزِ شانِ محبوبی، ہر شانِ جمالی روضے کی

ہے مجمعِ خوباں شام و سحر، شاہانِ جہاں ہیں سائلِ در
روضہ ہے امانت امت کی، امت متوالی روضے کی

حق بیں ہے خدا شاہد وہ بشر، ہے اُس حق فہم اندیشہ تر
جس خاک نشیں نے خاک کبھی آنکھوں سے لگا لی روضے کی

جھکتے ہیں ملک قرآنِ مبیں، ہیں حاجبِ در جبریلِ امیں
بے مثل حریمِ عرش محل، ہے شکل مثالی روضے کی

مینار کی رفعت پر قرباں، انجمِ رخشاں، ماہِ تاباں
محرابِ فلک سے اونچی ہے محرابِ ہلالی روضے کی

کیوں ہو نہ معطر باغِ جناں، کیوں خلد نہ ہو عنبر افشاں
جنت کے شگفتہ پھولوں نے خوشبو ہی اڑا لی روضے کی

ہیں انجم شمع فروزاں تک، ہے صرفِ صفائی مہرِ فلک
کرتے ہیں مہ و خور شام و سحر خود دیکھا بھالی روضے کی

وہ مہرِ عرب، وہ ماہِ عجم، مہماں ہے تصور میں جن کا
دل میں ہے اجالا روضے کا، آنکھوں میں ہے جالی روضے کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جلوۂ "قوسین" ایوانِ رسولِ ہاشمی
رحمۃ للعالمیں، شانِ رسولِ ہاشمی

عرشِ رب ہے سقفِ ایوانِ رسولِ ہاشمی
ہے تعالی اللہ یہ شانِ رسولِ ہاشمی

ہے ریاضِ خلد بستانِ رسولِ ہاشمی
حور و غلماں سب ہیں دربانِ رسولِ ہاشمی

حسنِ صورت گر ہے قربانِ رسولِ ہاشمی
شانِ محبوبی ہے شایانِ رسولِ ہاشمی

کھائی ہے جانِ محمد کی قسم قرآن میں
ہے عزیز اللہ کو جانِ رسولِ ہاشمی

آپ کی ہر بات ہے نطقِ الٰہی ہو بہو
ہے کلام اللہ فرمانِ رسولِ ہاشمی

ہے گنہگارانِ امت کا یہ اعزاز و شرف
حشر میں ہیں زیرِ دامانِ رسولِ ہاشمی

پھول برساتا ہے اُن پر دامنِ ابرِ بہار
ہاتھ میں ہے جن کے دامانِ رسولِ ہاشمی

انبیاء، حور و ملک، جن و بشر سیراب ہیں
موجزن ہے بحرِ فیضانِ رسولِ ہاشمی

مرحبا، ہیں بے نیازِ شوکتِ دارا و جم
سائلِ بے ساز و سامانِ رسولِ ہاشمی

جس کے پھولوں پر بہارِ ہشت جنت ہے نثار
ہے مدینہ وہ گلستانِ رسولِ ہاشمی

سر جھکاتے ہیں قدم پر سرفرازانِ جہاں
دیکھ کر اعزازِ دربانِ رسولِ ہاشمی

خود محمد کو "رسول اللہ" خالق نے کہا
کلکِ قدرت ہے ثناخوانِ رسولِ ہاشمی

حشر تک قائم ہے اُن کا اے ضیا ہر اقتدار
ہے ابد آثار ہر شانِ رسولِ ہاشمی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بزمِ کونین ہے قربان رسولِ مدنی
اے میں قربان، شرفِ شان رسولِ مدنی

ماہ و خورشید ہیں قربان رسولِ مدنی
ضو فشاں ہے رُخِ تابان رسولِ مدنی

خلد و جنت ہیں گلستانِ رسولِ مدنی
"قابَ قوسین" ہے ایوان رسولِ مدنی

ہم گنہگار مقدر پہ نہ کیوں ہوں نازاں
حشر میں ہیں تہِ دامانِ رسولِ مدنی

باخدا مجمعِ عالم میں کوئی ہو نہ سکا
جز خدا واقفِ عرفان رسولِ مدنی

عرش سے لاتے ہیں آیاتِ مبیں روح امیں
ہیں ملک حاجب و دربانِ رسولِ مدنی

طائرانِ چمنِ خلد ہیں مداحِ حضورؐ
مرغِ سدرہ ہے ثناخوانِ رسولِ مدنی

مصحفِ پاک میں ممکن ہی نہیں رد و بدل
ابد آثار ہے قرآنِ رسولِ مدنی

انبیاء ہوں کہ سرِ حشر ولی و عارف
سب ہیں منت کشِ احسانِ رسولِ مدنی

اُن کے قدموں پہ ہیں دنیا کے خزانے قرباں
اللہ اللہ، سروسامان رسولِ مدنی

فرش والوں پہ ہے افلاک سے رحمت کا نزول
ہے دو عالم پہ یہ احسانِ رسولِ مدنی

رحمت و عظمت و اعجاز و شرف جاہ و وقار
یعنی ہر شان ہے شایانِ رسولِ مدنی

نعتِ محبوبؐ ہے طفلی ہی سے پیشہ میرا
ہے ضیاؔ خادمِ حسانؓ رسولِ مدنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب حسینِ بدر کی یاد آگئی
دل کے اندر چاندنی سی چھا گئی

گرد جب بابِ حرم پر چھا گئی
جھالے رحمت نور کے برسا گئی

جب نظر آیا مدینہ دور سے
سامنے آنکھوں کے جنت آگئی

شمع قندیلِ حرم کو دیکھ کر
برق سی پیشِ نظر لہرا گئی

لب پہ جب نامِ محمدؐ آگیا
رُخ پہ مسلم کے تجلی چھا گئی

دشت پیمائے حرم پاکر مجھے
گل نسیمِ فصلِ گل برسا گئی

مژدہ باد اے میکشانِ معرفت
نہرِ کوثر میکدہ تک آگئی

کیف آور تھی وہ طیبہ کی ہوا
ہر صراحی جام سے ٹکرا گئی

میری فردِ معصیت کو دیکھ کر
رحمتِ حق حشر میں شرما گئی

پڑھ کے آیاتِ شفا بیمار پر
جانِ عیسیٰ جان لبوں پر آگئی

ان کا دامانِ توسل تھام کر
عرش سے آہِ رسا ٹکرا گئی

قہرِ محشر سے اماں حاصل ہوئی
سر پہ اپنے رحمتِ حق چھا گئی

رنگ لائی وحشتِ عشقِ حجاز
دشتِ بطحا پر طبیعت آگئی

الغیاث اے رحمۃ للعالمین
حشر سے پہلے قیامت آگئی

آپ کی امت کا مٹتا ہے نشاں
ملتِ حق پر تباہی چھا گئی

یا محمدؐ مصطفیٰ فریاد ہے
خلق جبر و جور سے گھبرا گئی

روح سینے سے نکلتے ہی ضیاؔ
تا فضائے گنبدِ خضرا آگئی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مائلِ نظارۂ رُخ ذاتِ باری ہوگئی
منتخب روزِ ازل صورت تمہاری ہوگئی

حق نما صورت حریفِ پردہ داری ہوگئی
آئینہ خود شانِ محبوبی تمہاری ہوگئی

فردِ عصیاں دُھلتے دُھلتے صاف ساری ہوگئی
آبِ کوثر مجھ کو میری اشکباری ہوگئی

نہرِ کوثر سامنے رندوں کے جاری ہوگئی
خُلد میں تکمیلِ ذوقِ بادہ خواری ہوگئی

دل میں ہے جب سے ولائے ساقیٔ بزمِ حجاز
جزوِ ایماں مے کشی و مے گساری ہوگئی

سُوئے اقصیٰ جب شبِ اسرا بڑھا کعبہ کا چاند
روشنی ہی روشنی تا عرشِ باری ہوگئی

دیکھ کر گلشن بداماں رہ میں ہر خار کو
دشتِ بطحا پر فدا بادِ بہاری ہوگئی

آ گئے سینے میں خود آخر مدینہ سے حضورؐ
وجہِ اطمینانِ خاطر بے قراری ہوگئی

مستحقِ مغفرت میں ہوگیا روزِ حساب
رازِ بخشش خود مری عصیاں شعاری ہوگئی

کہہ دیا جس نے مصیبت میں "اغثنی یا رسولؐ"
قیدِ غم سے اس کو حاصل رستگاری ہوگئی

کہتی ہے تجھ کو گدائے مصطفیٰؐ دُنیا ضیاؔ
قدر تیری یہ جہاں میں اے بھکاری ہوگئی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اے مالکِ کُل اے ربِ جہاں اے خالقِ بزمِ کون و مکاں
سرکارؐ مدینہ دکھلا دے دربارِ مدینہ دکھلا دے

صہبائے طہور و کوثر سے ہونا ہے اگر سیراب تجھے
خالی خم و مینا ساقی کو میخوارِ مدینہ دکھلا دے

ہونے دے لبِ جاں بخشش کو پھر اعجاز نمائی پر مائل
نبضِ اپنی مسیحا کو اپنے بیمارِ مدینہ دکھلا دے

سینہ کو مرے طُورِ سینا اے نورِ مبیں اس طرح بنا
تنویرِ جمالِ ابرار و اخیارِ مدینہ دکھلا دے

اے عرش نشیں تا اوجِ دُعا معراجِ نظر ہو جانے دے
روضہ میں بلا کر زائر کو مینارِ مدینہ دکھلا دے

دے اذنِ حضوری پھر مجھ کو ہو بندہ نوازی پر مائل
اک بار مدینہ پھر اپنا سرکارؐ مدینہ دکھلا دے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اے ماہِ عرب ہو جلوہ نما انوارِ مدینہ دکھلا دے

جنت کی بہاریں دیکھنے دے گلزارِ مدینہ دکھلا دے

خود نور کے ترکے آنکھ لگی خود نیند کے جھونکے آتے ہیں

قربان ترے اے خوابِ سحر، دیدارِ مدینہ دکھلا دے

اے رحمت و رافت کے خوگر پھر رحم و کرم کی ایک نظر

سلطانِ رُسُل پھر بارِ دگر دربارِ مدینہ دکھلا دے

چل سوئے حرم لبیک بخواں، کعبہ سے مدینہ کو ہو رواں

جذباتِ طوافِ قبرِ نبیؐ زوّارِ مدینہ دکھلا دے

آغوشِ خیال و خواب میں جو طیبہ کے مناظر پنہاں ہیں

اے حسنِ تصور اب وہ مجھے آثارِ مدینہ دکھلا دے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

میں رو دیا جو حشر میں شرمِ گناہ سے
رحمت کی بارشیں ہوئیں عرشِ الٰہ سے

روشن ہے دل جو عشقِ حبیبِ الٰہ سے
میں دیکھتا ہوں عرش کے تارے نگاہ سے

حاصل ہے دل کو لطفِ سکوں ضبطِ آہ سے
واقف حضورؐ ہیں مرے حالِ تباہ سے

آنسو بہے جو حشر میں تارِ نگاہ سے
عصیاں کے داغ دھل گئے فردِ گناہ سے

حاصل دعا کو قرب ہو عرشِ الٰہ سے
لے چل ہوائے شوق مدینہ کی راہ سے

مانگیں نہ کیوں فقیر رسالت پناہ سے
ملتی ہے بھیک خلق کو دربارِ شاہ سے

تو اے حبیبِ ربّ وہ رؤف و رحیم ہے
پلتی ہے کائنات تری بارگاہ سے

ساقی کے رُخ پہ بکھریں جو زلفیں لبِ طہور
برسی شرابِ خُلد میں ابرِ سیاہ سے

ارضِ بقیعِ پاک ہے صحنِ ریاضِ خُلد
ہے دو قدم بہشت مدینے کی راہ سے

مکّہ کے چاند، تو وہ سراجِ منیر ہے
روشن ہے شمعِ طور تری جلوہ گاہ سے

ٹوٹے ہوئے دلوں پہ ہے یہ چشمِ التفات
کرتے ہیں مطمئن کرم گاہ گاہ سے

بس لطفِ حق سے قاسمِ خُلد و جناں حضورؐ
دنیا ہے فیض یاب اسی بارگاہ سے

جیلاں کے تاجدارؒ کو نوشاہِ چشتؒ کو
مجبوبیت ملی مدنی کج کلاہ سے

تم ناظرِ شہود ہو، تم شاہدِ غیوب
وہ کیا ہے، جو نہاں ہے تمہاری نگاہ سے

ذرّے حرم کے طور بداماں ہیں روز و شب
چھنتی ہیں تابشیں طبقِ مہر و ماہ سے

دنیا و دیں کی ہیں ترے قبضے میں نعمتیں
جائے کہاں فقیر تری بارگاہ سے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

روضۂ انور کے مینارے نظر آنے لگے
روزِ روشن میں یہ مہ پارے نظر آنے لگے

ہیں حسینؓ بدر کے سارے صحابیؓ "کالنجوم"
چاند کے پہلو میں سیارے نظر آنے لگے

بدر کے نوشاہ گزرے چاندنی میں جس طرف
ذرے اُن گلیوں کے مہ پارے نظر آنے لگے

بن گئے جو بندگانِ عشقِ محبوبِ خدا
سب کے سب اللہ کے پیارے نظر آنے لگے

رحمتِ عالم نے بخشا بے کسوں کو یہ وقار
چارہ سازِ خلق بے چارے نظر آنے لگے

مرحبا اعجازِ حسنِ تاجدارِ حسن و عشق
حق کے پیارے عشق کے تارے نظر آنے لگے

دستِ شہؐ میں کلمۂ طیب پڑھا چمکے نصیب
سنگریزے تھے، گہر پارے نظر آنے لگے

دستگیرِ خلق بن کر آئے دنیا میں حضورؐ
خرم و خورسند دکھیارے نظر آنے لگے

ہر شہیدِ عشق نے دی جان لیکن اُف نہ کی
سر پہ گو چلتے ہوئے آرے نظر آنے لگے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مچلے ہیں پھر ارماں سینے میں، دربارِ مدینہ دیکھیں گے
پھر روضۂ اقدس دیکھیں گے، انوارِ مدینہ دیکھیں گے

ہو جائیں گے نورِ عرش میں گم، پائیں گے سرورِ روحانی
جو شمعِ حرم کے پروانے انوارِ مدینہ دیکھیں گے

ساقی کی محبت لے آئے طیبہ میں جو نہرِ زرقا تک
میخانۂ کوثر پیشِ نظر میخوارِ مدینہ دیکھیں گے

عشاقِ نجف اللہ اللہ، غوثِ دوسراؒ کی رحمت سے
دربارِ مدینہ دیکھیں گے، سرکارِ مدینہ دیکھیں گے

عشاقِ نبیؐ کو کعبہ میں بلوایا جو کعبہ والے نے
مکہ کی حدوں میں آتے ہی آثارِ مدینہ دیکھیں گے

ہم دشت نوردوں کے دل ہیں صحرائے حرم کے متوالے
سمجھیں گے رگِ گل دیوانے جو خارِ مدینہ دیکھیں گے

جنت کی حدوں سے ملتی ہیں کہتے ہیں ملکِ طیبہ کی حدیں
فردوسِ بریں کو چار قدم زوّارِ مدینہ دیکھیں گے

گر حسنِ عقیدت صادق ہے، گر جوشِ محبت واثق ہے
پھر لطفِ شہِ بطحا سے ضیاؔ اک بار مدینہ دیکھیں گے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عشق خدا میں ہو فنا، نام شہؐ حجاز لے
ہے وہی مرد باخدا جس کو خدا نواز لے

پائے حضورؐ پر جھکا اپنا سر نیاز لے
حسن ادب سے کام لے سائل سرفراز لے

تاجورِ سریرِ عرش! مجھ کو سمجھ ایاز لے
اپنے غلام کی خبر اے شہؐ دلنواز لے

حق کے سوا وہ کون ہے جان جوان کے راز لے
مان حقیقت ان کی یہ شیفتۂ مجاز لے

جلوہ گہِ حبیبؐ سے دیکھ فرازِ عرش رب
دیدۂ حق نگر سے کام چشمِ کرشمہ ساز لے

نورِ چراغِ طور کو دیکھ نہ اے نگاہِ شوق!
گنبدِ سبز سے ضیاء دیدۂ امتیاز لے

حالِ مریضِ ہجر سُن، بن کے مسیحِ عشق تو
خالقِ حسن سے ثواب اور یہ چارہ ساز لے

غارِ حرا کا تاجورؐ، تخت نشیں ہے عرش پر
سر کو نشیب سے اٹھا جائزۂ فراز لے

کر کے وضو حضورؐ کا وصف دہن بیان کر
آبِ حیات خضر سے مانگ بصد نیاز لے

جادۂ عشق مصطفیٰؐ ہے رہِ قرب کبریا
غوثؒ زماں سے یہ سبق عارفِ پاکباز لے

دستِ خدا پرست پر تیرے خدا کا ہاتھ ہے
دستِ گدا کو ہاتھ میں تاجورؐ حجاز لے

نعتِ حبیبِ مجتبیٰؐ وجد میں گنگناتے جا
نغمۂ دل گداز سُن، دولتِ سوز و ساز لے

سوئے مدینہ چل ضیاؔ، روضہ میں نغمہ سنج ہو
نعتِ رسولؐ پاک پڑھ، دادِ سخن طراز لے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طوافِ بابِ حرم کیوں کریں نہ دیوانے
قدم قدم نظر آتے ہیں خلد کا شانے

جب آئے حشر سے کوثر کی سمت دیوانے
چھلکتے تھے نہرِ لبن پر ہزاروں پیمانے

لٹا دیے ہیں خزانے جناں کے مولاؐ نے
بڑھا دیا ہے جو دستِ سوال منگتا نے

چبھوئے کانٹے جگر میں فراقِ طیبہ نے
چلے مدینے کو بے چین ہو کے دیوانے

حضورؐ آ گئے بنیادِ کفر کو ڈھانے
تھے ورنہ لات و ہُبل کے حرم میں بتخانے

یہ اوجِ گنبدِ خضرا، العظمۃ للہ!
جھکا دیا سرِ تسلیم عرشِ اعلیٰ نے

طوافِ روضۂ پُر نور شب میں کرتے ہیں
نجوم و ماہ ہیں شمعِ حرم کے پروانے

شفیعِ حشر نے فردِ عمل کی جانچ کے بعد
گنہگاروں کو بانٹے جناں کے پروانے

شبیہہ ساقیٔ کوثرؐ ہے چشمِ میکش میں
مئے طہور سے لبریز ہیں یہ پیمانے

مریضِ عشق حیات النبیؐ کا دیکھ کے حال
حیاتِ نو مجھے بخشی مرے مسیحا نے

خدا نے دعوتِ نظارہ دی شبِ معراج
گئے وہ تا حدِ قوسین جلوہ فرمانے

چراغِ طور کو بالائے عرش لے جا کر
جلا دیا کلسِ روضۂ معلّیٰ نے

جسے محبتِ محبوبؐ ذوالجلال نہیں
رموزِ لذّتِ عشقِ خدا وہ کیا جانے

گرا دیا سرِ محشر نبیؐ کے قدموں پر
بڑا یہ کام کیا لغزشِ کفِ پا نے

ملے "دنا فتدلیٰ" میں اپنے رب سے حضورؐ
خدا کو دیکھ لیا بے حجاب مولا نے

ضیاؔ ملول نہ ہو انتظارِ رحمت کر
اٹھائے دستِ دعا تاجدارِ بطحا نے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بشر مقامِ رسالت مآب کیا جانے — بجز خدا کوئی شانِ جناب کیا جانے

فلک کہاں، مہِ کنعاں کہاں، وہ بدر کا چاند — چراغ، منزلتِ آفتاب کیا جانے

یہاں ہے طور بکف تابشِ سراجِ منیر — فروغِ شمعِ حرم، آفتاب کیا جانے

کوئی مفسرِ قرآں، بجز خدائے علیم — وقارِ صاحبِ اُمّ الکتاب کیا جانے

تمہارے پرتوِ رُخ سے ہیں دو جہاں معمور — ہو تم کہاں، بجز انتخاب کیا جانے

ہے طے شدہ یہ حقیقت کہ قدرِ نعمتِ رب — نہ ہو جو در سے ترے فیض یاب کیا جانے

ہے طعنہ زن قدِ اطہر کے سائے پر منکر — مگس لطافتِ عطرِ گلاب کیا جانے

بشر کے سامنے ہے سید البشرؐ کا جمال — ملک ہیں شرم سے کیوں آب آب کیا جانے

کریں نہ آپ نکیرین بار بار سوال — جو محوِ خوابِ لحد ہو جواب کیا جانے

کہاں مقیم ہیں سُلطانِ مسندِ محمود — ایاز اوجِ درِ آں جناب کیا جانے

کریم بخش دے روزِ جزا بغیرِ حساب
گناہگار حساب و کتاب کیا جانے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مدینے کے جانے کو جی چاہتا ہے — وہیں جاں گنوانے کو جی چاہتا ہے

مدینہ کے پھولوں سے دل کو بسا کر — بہشت اک بسانے کو جی چاہتا ہے

رسولِ خدا کا ہے وہ آستانہ — جہاں سر جھکانے کو جی چاہتا ہے

مدینہ ہی وہ منزلِ جاں فزا ہے — جہاں روز جانے کو جی چاہتا ہے

مدینہ کی جنت بکف ہر گلی میں — نگاہیں بچھانے کو جی چاہتا ہے

سمجھ کارسازِ مقدر نبیؐ کو — جو بگڑی بنانے کو جی چاہتا ہے

درِ مصطفیٰؐ پر بہ ارمانِ سجدہ — نصیب آزمانے کو جی چاہتا ہے

خودی سے الگ ہو، خدا سے لگا لو — اگر دل لگانے کو جی چاہتا ہے

مدینہ سے پھر آپ آجائیں دل میں — یہ گھر پھر بسانے کو جی چاہتا ہے

نسیمِ حرم دل کی کلیاں کھلا دے — گلستاں سجانے کو جی چاہتا ہے

حجابِ نظر مانعِ دید کیوں ہے — یہ پردہ اُٹھانے کو جی چاہتا ہے

عجب کیا کہ ڈھل جائے پھر فردِ عصیاں — کہ آنسو بہانے کو جی چاہتا ہے

ضیا نعتِ حضرتؐ میں نغمہ سرا ہو
نئے راگ گانے کو جی چاہتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خود عرشِ عُلا کا تخت تجھے خالق نے عطا فرمایا ہے
اللہ غنی، کتنا اونچا کونین سے تیرا پایہ ہے

اے صلِّ علیٰ، یہ جود و سخا ہمت سے زیادہ پایہ ہے
سلطانِ دو عالم، در پہ ترے جو سائلِ بیکس آیا ہے

اے مہرِ عرب، اے ماہِ عجم، ہو تیرا سراپا کس سے رقم
واللیل ہیں یا کالے گیسو، مکھڑا ہے کہ نور کا آیہ ہے

ہیں داخلِ اُمت سارے نبیؑ، ہیں ختمِ رُسُل ماہِ عربیؐ
ہنگامِ ازل ہر پیغمبر سرکارؐ پہ ایماں لایا ہے

عُشّاقِ حبیبِ ربِّ عُلیٰ، اس شان سے آئے روزِ جزا
دامانِ محمدؐ ہاتھ میں ہے، اللہ کا سر پہ سایہ ہے

اُمت کے نکمے ناکارے، تیری ہی دُہائی دیتے ہیں
آیا ہے تو ہر مشکل میں شہا مظلوم کے تُو کام آیا ہے

اللہ کا پیارا عرش نشیں، معراج کی مسند کا دولھا
وہ راج دلارا اُمت کا، وہ آمنہ بیؓ کا جایا ہے

موقوف ہے اُمت کی بخشش محبوبؐ تمہاری مرضی پر
"یُعطِیکَ فَتَرضیٰ" قرآں میں اللہ نے خود فرمایا ہے

روضہ کی زیارت کا ارماں رکھتا ہے ضیاؔ دل میں پنہاں
لیکن مرے مولا، پاس اس کے کچھ مال، نہ کچھ سرمایہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

طور ہے، کعبہ ہے یا عرشِ معلّیٰ کیا ہے؟
راز کھلتا نہیں، یہ گنبدِ خضریٰ کیا ہے؟

چاند ہے ماند، خجل شمس، ستارے نادم
آپ کا حُسنِ دلآرا مرے بطحا! کیا ہے؟

جلوۂ نقشِ کفِ پائے شہنشاہِ "دنا"
سامنے تیرے چراغِ یدِ بیضا کیا ہے؟

تو شفیعِ سرِ محشر ہے، خدا تیرا کریم
خوفِ مجرم کو ترے روزِ جزا کا کیا ہے؟

"وَ رَفَعنَا لَکَ ذِکرَک" ہے ترے ذکر کی شان
تُو ہے جب عرش نشیں عرش سے اونچا کیا ہے؟

خاکِ پائے شہِ دیں ہے مرا گلگونۂ رُخ
آئینہ کیوں ہے خجل، منہ مرا تکتا کیا ہے؟

اس یقیں پر کہ ہیں محبوبِ خدا شافعِ حشر
معصیت کیش! تجھے پھر غمِ فردا کیا ہے؟

جس کا شاہد ہے خدا، جس کا ہے قرآں شاہد
کون کہہ سکتا ہے وہ شاہدِ یکتا کیا ہے؟

ہو بہو نورِ ازل ہے پسِ آئینہ، نورا
اے شہِ حسن! ترا حسنِ سراپا کیا ہے؟

سر بسجدہ ہے نبیؐ نزدِ "مقامِ محمود"
پوچھتا ہے یہ خدا "پیارے! تمنا کیا ہے؟"

"اِرفَع رَأسَکَ" کی صدا آتی ہے کہتا ہے کوئی
"مصطفیٰؐ سر کو اٹھا، مائلِ سجدہ کیا ہے؟"

روندے ہیں قیصر و کسریٰ کے خزانے ہم نے
نزدِ خدامِ نبیؐ دولتِ دنیا کیا ہے؟

شبِ معراج میں جبریلؑ بھی حیران تھے ضیاؔ
کون ہے قصرِ "دنا" میں، پسِ پردہ کیا ہے؟

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اُمّی لقب وہ صاحبِ اُمّ الکتاب ہے
ممکن کہاں مثالِ رسالت مآبؐ ہے

کالشمس فی النہار ہے یا ماہتاب ہے
نورِ جمالِ ذاتِ رُخِ آنجنابؐ ہے

محشر میں کس کو فکرِ حساب و کتاب ہے
ذاتِ حضورؐ شافعِ روزِ حساب ہے

میں ہوں گدائے میکدۂ ساقیٔ حجاز
کیسے نہ مجھ کو میکشِ خانہ خراب ہے

خیر البشرؐ کا انجمنِ مرسلین میں
شاہِ رسلؐ، حبیبِ الٰہی خطاب ہے

ہر دم شبیہِ ساقیٔ کوثر ہے سامنے
مے پاش نشۂ نگہِ نیم خواب ہے

طیبہ سے چند گام ہے جنّت کا راستہ
اے ہمسفرو، یہ رہِ حق و صواب ہے

پاتے ہیں بھیک روز کبیر و ضعیف سب
سائل درِ حضورؐ کا ہر شیخ و شاب ہے

ہیں قابلِ شرف نگہِ حق نگر میں وہ
جس کو کہ آنحضورؐ سے اک انتساب ہے

دیکھی جو تابشِ دُرِ دندانِ آنحضورؐ
فرطِ حیا سے آبِ گہر آب آب ہے

ذکرِ خدا و ذکرِ نبیؐ، ذکرِ اولیاء
جس وقت بھی جہاں بھی ہو، کارِ ثواب ہے

سایہ نہ تھا مگر یہی دیکھا کہ دھوپ میں
سایہ کناں حضورؐ کے سر پر سحاب ہے

کرتے ہیں احترام مرا اہلِ بزم سب
دل میں ضیا جو عشقِ رسالت مآبؐ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بہشت آگیں مدینہ کے ہر اک گلشن کی نزہت ہے
نثارِ گنبدِ خضریٰ بہارِ ہشت جنت ہے

وہ عالم زیرِ فرماں ہیں، دو عالم پر حکومت ہے
وہ سلطانِ "مقامِ حمد" وہ نوشاہِ ملت ہے

سرِ محشر یہ اعزازِ گنہگارانِ اُمت ہے
ہے سر پر ظلِ رحمت، ہاتھ میں دامانِ رحمت ہے

محمدؐ مصطفیٰ کا یہ شرف، یہ جاہ و عظمت ہے
وہ شاہِ دوجہاں، محبوبِ ربّ، سلطانِ اُمت ہے

تمہارے نور کی تابش سے عالم میں اُجالا ہے
تمہارا نورِ رخ، آئینہ دارِ نورِ وحدت ہے

وہ مصباحِ مبیں ہیں، وہ ہیں نورِ لمعۂ اوّل
یقیناً سورۂ نور مبارک ان کی صورت ہے

فضائے سبز گنبد ہے بہشتِ عالمِ امکاں
فرازِ روضۂ سلطان، خوبانِ عرش رفعت ہے

اثر ہر مدعا کا چومتا ہے مُنہ عقیدت سے
دعا اُن کی کلیدِ بابِ ایوانِ اجابت ہے

ضیا! محبوبؐ رب العالمیں کا میں ثنا خواں ہوں
امینِ مدحتِ سلطانؐ دیں میری عقیدت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نظر لذت کشِ نظارۂ گلزارِ جنت ہے
دیارِ رحمۃ للعالمینؐ فردوسِ اُمت ہے

وہ سلطانِ رسلؐ وہ تاجدارِ عرشِ رفعت ہے
چٹائی پر جو کملی پوش محوِ استراحت ہے

مدینہ ہے جہاں ہے کعبۂ قوسین رفعت ہے
وہ دل جس دل میں سلطانِ رسالتؐ کی محبت ہے

مدینہ کو بلادِ ہر دو عالم پر فضیلت ہے
نثارِ گنبدِ خضرا بہارِ ہشت جنت ہے

طہورِ خلد سے پاکیزہ ہیں گلشن مدینے کے
یہاں جلووں کی بارش ہے یہاں بارانِ رحمت ہے

جو انعام و عطایا رب کے ہیں تم پر بیاں کیا ہوں
خود اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی فرمانِ قدرت ہے

مدینہ میں قضا آئے ہو فردوسِ نظر روضہ
یہی دل کی تمنا ہے یہی آنکھوں کی حسرت ہے

خط و خال و جبین و چشم و لب ہیں سر تا قدم نوری
تمہارا حسنِ رخ مجموعۂ آیاتِ رحمت ہے

ہے افضل ہشت جنت سے ہے اعلیٰ عرشِ اعظم سے
حسیں حجرہ جو اُن کی خوابگاہِ استراحت ہے

مقامِ حمد پر مسند نشیں ہیں شافعِ محشر
ہے فریادی ہجومِ حشر محتاجِ شفاعت ہے

بہارِ گلشنِ فردوس پر رضواں ہے کیوں نازاں
مدینہ کا گلی کوچہ جہاں برکت ہے جنت ہے

جہاں کے سبزہ زاروں میں ہے سبزی سبز گنبد کی
غبارِ راہِ طیبہ غازۂ حورانِ جنت ہے

رموزِ وحدت و کثرت ہوں شاید منکشف دل پر
ضیاؔ سینے میں ذوقِ اکتسابِ نورِ وحدت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سحر سے بزم میں آئینہ برکت شانِ ایزد ہے
نمایاں رحمتِ حق ہے عیاں نورِ محمدؐ ہے

یہ اعجازِ جمال جلوۂ محبوبِ ایزد ہے
جہاں میں آج چمک تابانیِ نورِ محمدؐ ہے

سحرِ محفل جو رخشاں روشنیِ عرشِ ایزد ہے
ہے سینہ طورِ سینا قلب میں نورِ محمدؐ ہے

بہارِ گلشنِ جنت نثارِ سبز گنبد ہے
ریاضِ خلد میں نزہت فزا نورِ محمدؐ ہے

اسے "نوراً علیٰ نور" کی تفسیرِ مبیں کہیے
اِدھر نورِ محمدؐ ہے، اُدھر نورِ محمدؐ ہے

ہیں وہ نورِ خدا، ہے خلق پیدا نور سے ان کے
زمیں سے تا فلک دیکھو جدھر نورِ محمدؐ ہے

فضائے بدر میں ہے چاندنی ماہِ مدینہ کی
احد کے ذرے ذرے سے عیاں نورِ محمدؐ ہے

نکھر کر آئے ہیں لے کر جو وہ تصویرِ نورانی
تہِ مدفن نمایاں تابشِ نورِ محمدؐ ہے

ہے زلفِ عنبریں تفسیرِ "وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی"
کتابِ آسمانی روئے پُر نورِ محمدؐ ہے

بخطِ نور لکھی جا رہی ہیں نعت کی نظمیں
ضیاؔ شاید فروزاں قلب میں نورِ محمدؐ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا حسیں وہ شکلِ محبوبِ ابد آثار ہے
حُسنِ قدرت خود ازل سے آئنہ بردار ہے

ہیں خط و خالِ حسینِ بدر "نورٌ فوق نُور"
ماہِ نو چینِ جبیں، رُخ مطلعِ انوار ہے

کیوں نہ اب دنیائے حسن و عشق کے چمکیں نصیب
بے نقاب اُس ماہ کا آئینۂ رُخسار ہے

چشمِ میگوں ساقیٔ تسنیم کی ہے بادہ ریز
مجلسِ رنداں میں دورِ ساغرِ سرشار ہے

پا بہ جولاں حشر میں اس کو ملک کیونکر کریں
رشتۂ نعلِ نبیؐ جس کے گلے کا ہار ہے

ہیں ہلال و بدر میں مہرِ عرب کی تابشیں
وہ خمِ ابروئے اس میں پرتوِ رُخسار ہے

ہے پسینے میں شمیمِ عطرِ گُل ہائے جناں
عنبریں زلفوں میں بُوئے نافۂ تاتار ہے

سنگ ریزے کلمہ خواں ہیں، جانور فرماں پذیر
اُن کے آگے عاجزی سے خم سرِ اشجار ہے

فیضِ حسانؓ شہِ بطحاؐ کا حامل ہوں ضیاؔ
نعت کا مجموعہ میرا دفترِ اشعار ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ فرازِ گنبدِ سبز ہے، یہ حرم کا اوج و وقار ہے
کہ ہنوز رفعتِ آسماں درِ مصطفیٰؐ پہ نثار ہے

ہے ریاضِ دہر میں رنگ و بُو جو حرم کے نقش و نگار سے
ابھی ہر گُل ہے جناں بکف، ابھی ہر چمن میں بہار ہے

بخدا کہ ذرۂ رہگزر ہے یہاں کا حق کو عزیز تر
ہیں جہاں مکیں شہِ لامکاں، یہ وہ شہر وہ دیار ہے

کس طرح پہنچوں میں جیتے جی درِ تاجدارِ حجاز تک
مری زندگی کا مرے خدا بس اسی پہ دار و مدار ہے

میں ابھی مدینہ سے دور ہوں، ابھی مضطرب میں حضورؐ ہوں
ابھی آنکھ الم سے ہے خوں فشاں ابھی سینہ غم سے فگار ہے

ہو نگاہِ مہر غلام پر کہ ہو جلد سوئے حرم سفر
مجھے شوقِ ارضِ حجاز میں نہ سکوں ہے اب نہ قرار ہے

ہے مدینہ مامنِ بیکساں، ہے مدینہ مسکنِ قدسیاں
یہ وہی ہے ارضِ جناں نما کہ بہشت جس پہ نثار ہے

مجھے دیکھا حشر میں غم زدہ تو کہا حضورؐ نے پیار سے
یہ ضیاؔ ارے ہے وہی ضیاؔ جو ہمارا مدح نگار ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

گنبدِ سبز کی بہار جنتِ اہلِ ہوش ہے
صحنِ ریاضِ خُلد میں خضرِ جناں بدوش ہے

ساقیٔ خُلد کے حضور مجمعِ اہلِ ہوش ہے
میکدہ ہے، طہور ہے، نغمہ ہے، نا و نوش ہے

مستیٔ بادۂ حجاز جاذبِ عقل و ہوش ہے
صَرفِ طوافِ میکدہ رندِ حرم بدوش ہے

چہرۂ ناز سے نکل حُسن کی اپنے دے زکوٰۃ
صَرفِ طوافِ آستاں سائلِ دلق پوش ہے

ساقیٔ بارگاہِ نور شیشوں میں بھر مئے طہور
جام بکفِ پسِ حرم کب سے یہ بادہ نوش ہے

محوِ ہراس ہیں غلام، سجدہ میں ہیں شہِ انامؐ
ہیبتِ حق سے حشر میں خلقِ خدا خموش ہے

شافعِ عاصیاں مدد، اب میں گرا، مجھے سنبھال
بارِ گناہِ بے حساب حشر میں بارِ دوش ہے

حشر میں ہم سے اے کریمؐ پُرسشِ معصیت نہ کر
تیری نگاہِ درگزر خلق کی عیب پوش ہے

حلقہ بگوشِ مصطفیٰؐ مدحتِ مصطفیٰؐ سُنا
دیکھ ضیاؔ یہ بزمِ نعت جنتِ چشم و گوش ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دل میں عشقِ سرورِ کون و مکاںؐ کا جوش ہے
روکشِ مکہ مدینہ جلوۂ آغوش ہے

کس کو تابِ دید اے سلطانِ خوبانِ جمال
جلوۂ رُخ عرش کے انوار میں روپوش ہے

دستگیری ناتواں مجرم کی فرمائیں حضورؐ
دفترِ اعمالِ بد محشر میں بارِ دوش ہے

کشتیٔ فردِ عمل اے کاش اپنی ڈوب جائے
حشر میں مولاؐ کے دریائے کرم کا جوش ہے

تیرہ بختوں کو نہ کیوں روزِ جزا ہو روزِ عید
حشر کا دولہا مدینہ کا وہ کملی پوش ہے

مرحبا یہ سادگی بااین ہمہ جاہ و وقار
دو جہاں کا مالک و مختار کملی پوش ہے

پا برہنہ طور پر ہیں بادیہ پیما کلیمؑ
عرشِ اعظم پر مِرے سرکارؐ کی پاپوش ہے

دونوں شہزادے ہیں کاندھوں پر شہِ کونینؐ کے
رحمتِ حق کا دوشالہ خوب زیبِ دوش ہے

سامنے آ کر سُنا دو مژدۂ بخشش مجھے
بس اسی پر منحصر اُمّیدِ چشم و گوش ہے

سبز گنبد پر نگاہِ سبز کی دل کش بہار
خضر کا حجرہ چمن میں ہے مگر خس پوش ہے

جُز رُخِ پاکِ نبیؐ اُٹھے کسی جانب نظر
اے ضیاؔ اتنا کہاں مجھ بے نوا کو ہوش ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عجب ہے نازِ محبوبی، عجب شانِ تحمّل ہے
جہاں حسن کا تُو تاجور ہے، سروِ کُل ہے

جہاں برکت ریاضِ آرزو کا میری ہر گُل ہے
شبیہِ گنبدِ خضریٰ جو فردوسِ تخیّل ہے

تری زلفِ سمن بو کی مہک سے اے شہِ خوباں!
چمن میں آج تک جنت بداماں جعدِ سنبل ہے

خدا شاہد وہ ہے نزدِ خدا محبوب اتنا ہی
ولائے مصطفیٰؐ میں جس قدر جس کو توغّل ہے

بہارِ گنبدِ خضریٰ ہے یوں وقفِ گُل افشانی
کہ ہر زائر کے دامن پر گمانِ دامنِ گُل ہے

کرم فرما جہاں میں ہیں، جناں میں، قبر و محشر میں
فیوضِ رحمت للعالمینؐ کا یہ تسلسل ہے

خدا راضی ہے اس سے مصطفیٰ بھی اس سے ہیں راضی
وہ بندہ جس میں خوئے صبر ہے، شانِ توکّل ہے

ہے بادِ معصیت سر پر، اغثنی یا رسولؐ اللہ
صراطِ حشر کا، بحرِ فنا کا سامنے پُل ہے

یہ قرآنِ مبیں ہے، وہ نوشتہ کلکِ قدرت کا
ابد تک جس میں ناممکن تغیر ہے، تبدّل ہے

عدو صرفِ جفا ہیں، آپ کے لب پر دعائیں ہیں
یہ شانِ خُلق ہے، یہ شیوہ حلم و تحمّل ہے

نبی شانِ کریمی، کر دیا ہے کتنا مستغنی
بھکاری بھی ترا منجملۂ اہلِ تموّل ہے

ضیاؔ نعتِ نبیؐ سے ہوتی ہے آرائشِ ایماں
خوشا وہ زیست جو صرفِ ثنائے سرورِ کُل ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حسینِ بزمِ ازل کا جلوہ، کہا یہ کس نے "حجاب میں ہے"
تجلیٔ مہر و ماہ بن کر رُخِ رسالت مآبؐ میں ہے

نہاں جو تنویرِ حُسنِ فطرت رُخِ رسالت مآبؐ میں ہے
ازل سے اب تک چراغِ برکت قمر میں ہے، آفتاب میں ہے

عرب کے اُس چاند کا ہے پرتو، یہ نور جو آفتاب میں ہے
لقب "سراجِ منیر" جس کا خدا کی روشن کتاب میں ہے

رسولِؐ برتر، حبیبِ داور، قسیمِ کوثر، شفیعِ محشر
محبتِ حق کا رازِ پنہاں حضورؐ کے ہر خطاب میں ہے

وقارِ سرکارؐ اللہ اللہ ہے اُن کا گھر جنتِ معلیٰ
ادب سے جبریلؑ سر نہادہ شہِ رسلؐ کی جناب میں ہے

ازل میں اُن کے نقابِ رُخ کی جھلک کوئی پڑ گئی تھی شاید
یہ ہلکی ہلکی سی جھلملاہٹ جو تابشِ ماہتاب میں ہے

مری شبِ ہجر بارک اللہ ہو لیلۃ القدر کیوں نہ مجھ کو
ہیں آنکھیں مائل بخوابِ راحت، خیالِ محبوبؐ خواب میں ہے

غمِ فراقِ حبیبؐ حق پر ہزاروں کیف و سرور قرباں
سکونِ قلبِ حزیں کا ساماں اسی حسیں اضطراب میں ہے

مدینہ مے خانۂ جناں ہے، عرب کے ساقیؐ کے دم قدم سے
ہے آبِ زرقا میں جو حلاوت، کہاں وہ لذت شراب میں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تاثیر یہ لطافتِ نورِ قدم میں ہے
منظر جناں کا خُلدِ نظر ہر قدم میں ہے

معجز نما کرم جو شہِ ذوالکرم میں ہے
ہر قوم فیض یاب عرب اور عجم میں ہے

کیسے نہ دل کو یادِ غلافِ حرم میں ہے
شمعِ سحر کا نور مری شامِ غم میں ہے

بارش ہے موتیوں کی دمِ گریہ شامِ غم
کانِ جواہرات مری چشمِ نم میں ہے

زلفیں ہیں ضو فشاں خمِ ابروئے شاہ پر
پنہاں ہلالِ عید سحابِ کرم میں ہے

لَا اُقْسِمُ کے بعد بِهٰذَا الْبَلَدْ کہا
شانِ دیارِ دوست نہاں اس قسم میں ہے

کہتے ہیں اس لیے ہمیں سب خادمِ بلالؓ
شوقِ غلامی شہِ والا جو ہم میں ہے

ساقی کی رس بھری نگہِ مست کے نثار
کیفِ مئے طہور مری چشمِ نم میں ہے

دیکھے ضیاؔ مدینہ کو پھر کاش! جیتے جی
مرنے کی دُھن جوارِ شفیعِ امم میں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وہ حبیبِ خالقِ ذوالمنن، ہمہ تن جو حُسن و جمال ہے
ہے اسی کا عکسِ رخ و جبیں، کوئی بدر کوئی ہلال ہے

وہ شہِ رُسل، وہ حبیبِ حق کہ نظیر جس کی محال ہے
ہے امیرِ کعبہ دو جہاں، مہِ اوج، عرش جمال ہے

ہے وجودِ منفرد آپ کا وہ حسیں جمال و خدا نما
نہ ازل میں جس کی مثال تھی، نہ ہنوز جس کی مثال ہے

ہے تمہاری خلوتِ ناز تک ملک و رُسل کا گزر کہاں
جسے خلق کہتی ہے عرشِ رب، وہ تمہاری بزمِ وصال ہے

وہ حبیبِ ربِّ جلیل ہیں، وہ شکیل ہیں، وہ جمیل ہیں
بخدا ہے وہ رُخِ مصطفیٰ ﷺ کہ فدا جہانِ جمال ہے

بخدا خُدا کی نوازشیں ہیں اسی کی سمت گہر فشاں
بحضورِ خسروِ انبیاء جو درازِ دستِ سوال ہے

وہ ہیں مونسِ ملک و بشر، وہ غمِ جہاں سے ہیں باخبر
شہِ انس و جاں پہ عیاں نہ ہو، مرا ایسا کب کوئی حال ہے

وہ جناں بکف شہِ بحر و بر ہیں مقامِ حمد میں جلوہ گر
سرِ حشر میرِ حجاز کا یہ شرف، یہ جاہ و جلال ہے

وہ رؤف ہیں، وہ رحیم ہیں، ہمہ تن وہ خُلقِ عظیم ہیں
وہ ہیں غمزدوں کے شریکِ غم، انہیں بیکسوں کا خیال ہے

ہیں دعا کو وقفِ لبِ نبیؐ، ہے زباں پہ "اُمتی اُمتی"
سرِ حشر شافعِ حشر کی یہ ادائے جُود و نوال ہے

ہے طہورِ خُلد چھلک رہی جو نگاہِ ساقیٔ خُلد سے
تو قلوبِ اہلِ بہشت میں اثرِ سُرور و وصال ہے

رہِ حسن و عشق کے راہبر ہیں غلامِ خسروِ بحر و بر
وہ ہے خاک بوسِ درِ جناں جو گدائے کوئے بلالؓ ہے

ہے فقط یہ رحمتِ مصطفیٰؐ ہے اثر یہ نسبتِ غوثؓ کا
مرے ذوقِ نعت کو اے ضیاؔ جو نصیبِ اوج و کمال ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمدؐ کی جس کو محبت نہیں ہے
میسر اُسے قُربِ جنت نہیں ہے

مدینہ کا سرسبز و شاداب گلشن
یہ کیسے یقیں ہو کہ جنت نہیں ہے

ہے سینہ میں یادش بخیر اُن کا جلوہ
نہاں آنکھ سے نورِ وحدت نہیں ہے

ہے عکس اس میں گر روضۂ مصطفیٰؐ کا
تو کیوں دل مرا عرشِ رفعت نہیں ہے

نہیں کوئی "خیرالبشر" جز نبیؐ کے
تو اُمت کوئی خیرِ اُمت نہیں ہے

محمدؐ کا محشر میں دیدار ہوگا
قیامت یقیناً قیامت نہیں ہے

جناں تک گنہگار کس طرح پہنچے
اگر مصطفیٰؐ کی یہ رحمت نہیں ہے

دعا میں ہے گر مصطفیٰؐ کا وسیلہ
تو پھر بند بابِ اجابت نہیں ہے

نہیں ہے ضیاؔ نزدِ حق وہ مسلماں
جسے مصطفیٰؐ کی محبت نہیں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھر حرم میں خلد کا وہ گل عذار آنے کو ہے
پھر عرب کے لالہ زاروں میں بہار آنے کو ہے

سوئے کعبہ عرش رب کا تاجدار آنے کو ہے
ہے جہاں جنت بداماں شہریار آنے کو ہے

پھر ہے جلووں کی نچھاور کائناتِ حسن میں
پھر جہاں میں رحمتِ پروردگار آنے کو ہے

بزمِ عالم ہے فروزاں عرش کے انوار سے
ماہِ بطحا آفتابِ روزگار آنے کو ہے

ہے لقب جس کا ازل سے "نورِ حق" "نورِ مبیں"
طور بر کف وہ سراجِ نور بار آنے کو ہے

ہے قرارِ دل، قرارِ جاں، درِ پاکِ حضورؐ
مجمعِ عشاق ہو کر بے قرار آنے کو ہے

کاتبِ تقدیر کرلیں خادموں میں نام درج
جانبِ طیبہ، ضیاؔ مدحت نگار آنے کو ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں جاں نثارِ دیارِ نبیؐ ہے — جناں رہگزارِ دیارِ نبیؐ ہے
مدینہ ہے دار السلام وہ عالم — نبیؐ تاجدارِ دیارِ نبیؐ ہے
سلامی کو آتے ہیں قدسی فلک سے — عجب اقتدارِ دیارِ نبیؐ ہے
جسے کحلِ "مازاغ" کہتے ہیں قدسی — وہ سرمہ غبارِ دیارِ نبیؐ ہے
ہے آبِ بقا نہرِ زرقا کا پانی — طہور آبشارِ دیارِ نبیؐ ہے
چمن در کنار و جناں در بغل ہے — جو نقش و نگارِ دیارِ نبیؐ ہے
نظر میں مری حاصلِ ہشت جنت — ہر اک سبزہ زارِ دیارِ نبیؐ ہے
خدا نے قسم جس کی قرآں میں کھائی — وہ عزّ و وقارِ دیارِ نبیؐ ہے
مدینہ میں پہنچا کہ مدت سے یارب — غمِ انتظارِ دیارِ نبیؐ ہے
ملک کہتے ہیں آہیں سُن سُن کے میری — کوئی دل فگارِ دیارِ نبیؐ ہے
مدینہ کے ہیں جذب آنکھوں میں جلوے — نظر میں خمارِ دیارِ نبیؐ ہے
ہے جنت کے پھولوں کی بارش حرم میں — وہ رنگیں بہارِ دیارِ نبیؐ ہے
رگِ جاں سمجھتے ہیں دیوانے جس کو — کوئی نوکِ خارِ دیارِ نبیؐ ہے

عجب کیا، مدینہ میں واصل بحق ہو
ضیاؔ جاں نثارِ دیارِ نبی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دلکش وہ جمالِ رُخِ تابانِ نبیؐ ہے
خود حسنِ ازل شیفتۂ شانِ نبیؐ ہے

ہے رحمتِ حق سایہ فگن حشر میں سر پر
کیا اوج ہے، کیا شان غلامانِ نبیؐ ہے

ہے رفعتِ مینارِ حرم اوجِ دنا تک
یا عرشِ عُلا عرشۂ ایوانِ نبیؐ ہے

ہے سُرخیٔ رودادِ جہاں، نورِ محمدؐ
افسانۂ تخلیق بعنوانِ نبیؐ ہے

قرآن میں اللہ نے کھائی ہے قسم خود
قربان، یہ شان و شرفِ جانِ نبیؐ ہے

کونین کے مالک ہیں، خدائی کے ہیں مختار
سازِ ہمہ عالم سروسامانِ نبیؐ ہے

کلمہ میں، تشہد میں، نمازوں میں، اذاں میں
ہر نغمۂ توحید میں اعلانِ نبیؐ ہے

کیوں زاہدِ لب تشنہ، ہیں کوثر پہ نگاہیں
یہ میکدۂ بادہ گسارانِ نبیؐ ہے

لکھتا ہوں ضیا نعتیں تو آتی ہیں صدائیں
ہر شعر حدیثِ لبِ حسانؓ نبیؐ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زوّارِ حرم کی روضے میں یہ شان بڑھائی جاتی ہے
تنویرِ حسینِ عرش نشیں بے پردہ دکھائی جاتی ہے

کچھ ایسی تجلی روضے میں سرکارؐ کے پائی جاتی ہے
تنویرِ چراغِ طور مری آنکھوں میں سمائی جاتی ہے

ہے گنبدِ خضریٰ میں، بخدا وہ عشقِ خدا کی خاص کشش
آخر یہ مدینہ کی جانب کیوں ساری خدائی جاتی ہے

عشاقِ حرم کیوں جیتے جی بے چین نہ ہوں مرنے کے لیے
مرقد میں مدینہ والے کی تصویر دکھائی جاتی ہے

اے منکرِ تعظیمِ نبویؐ! کیا رسم یہی ہے تیرے یہاں
اللہ بڑھائے جن کا شرف، شان اُن کی گھٹائی جاتی ہے

لرزاں ہے عذابِ حشر سے جاں، ساکت ہیں نبیؐ اُمت کے لیے
محشر میں خدائی ان کی طرف دینے کو دہائی جاتی ہے

محشر سے شفیعِ محشر کی اُمت ہے جناں میں آنے کو
ہیں خلد میں حوریں نغمہ سرا، فردوس سجائی جاتی ہے

اُس خلد مکیں، مکی، مدنی، سلطانِ سخا کا کیا کہنا
کونین کی دولت جس کے یہاں دن رات لٹائی جاتی ہے

لاریب سراجِ کعبہ ہیں، مصباحِ حریمِ عرش ہیں وہ
دیتے ہیں ضیا وہ نور اگر تو ان سے لگائی جاتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کلکِ قدرت سے برآمد جو صدا ہوتی ہے
مدحتِ صاحبِ لولاکؐ لما ہوتی ہے

جب نقابِ رُخِ پُر نور جدا ہوتی ہے
سامنے روشنیٔ عرشِ عُلیٰ ہوتی ہے

جاں مدینہ کو رواں وقتِ قضا ہوتی ہے
للہ الحمد کہ مقبول دعا ہوتی ہے

عیدِ عشاقِ نبیؐ روزِ جزا ہوتی ہے
سامنے صورتِ محبوبِ خدا ہوتی ہے

سبز گنبد کے ہلالی کلس زرّیں پر
بارشِ آب و گہر صبح و مسا ہوتی ہے

تیری زلفوں کی قسم او مرے کملی والے!
نام لینے سے ترے دُور بلا ہوتی ہے

حشر میں آتے ہیں جب شافعِ محشر کے غلام
سر پہ چھائی ہوئی رحمت کی گھٹا ہوتی ہے

خُلد سے روز مدینہ میں سحر کو آکر
صَرفِ جاروب کشی بادِ صبا ہوتی ہے

دیکھنا رحمتِ عالم کے توسّل کا اثر
جذبِ آغوشِ اجابت میں دُعا ہوتی ہے

وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ کے ترانے سن کر
خود فضائے دو جہاں نغمہ سرا ہوتی ہے

کتنا دل کش ہے حسینِ شبِ اسرا کا خیال
منکشف حالتِ قوسین و دنیٰ ہوتی ہے

فرضِ حیدرؓ ہوئے نذرِ ادبِ شاہِ رُسُل
کب قضا ورنہ نمازِ عرفا ہوتی ہے

عرش پر نغمے سلاموں کے جو گاتے ہیں ملک
عالمِ وجد میں عالم کی فضا ہوتی ہے

ہو خدا حُسنِ تصوّر کی مرے عمر دراز
جان سو جاں سے مدینہ پہ فدا ہوتی ہے

نُور کے تڑکے ضیا کہتا ہوں اُس وقت غزل
جب مدینہ کی ذرا دل میں ضیا ہوتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

شبیہِ مصطفیٰؐ کتنی حسیں معلوم ہوتی ہے
نشانِ شانِ ربّ العٰلمیں معلوم ہوتی ہے

جناں بر کفِ مدینہ کی زمیں معلوم ہوتی ہے
یہاں ہر رہگزر خُلدِ بریں معلوم ہوتی ہے

خدا شاہد حسیں کعبہ تیری مغنما صورت
نظر کو طلعتِ حُسن آفریں معلوم ہوتی ہے

نگاہِ شوق ہے صرفِ طوافِ گنبدِ خضرا
نظر میں جذبِ فردوسِ بریں معلوم ہوتی ہے

ترے روضے کے نورانی کلس پہ نور کے تڑکے
نمایاں تابشِ عرشِ بریں معلوم ہوتی ہے

وہ برقِ طور، وہ شمعِ حرم جس سے جگ روشن
نظر سے دور لیکن دلنشیں معلوم ہوتی ہے

تری صورت جسے کہتے ہیں قدسی نور کی سورۃ
مکمل شرحِ قرآنِ مبیں معلوم ہوتی ہے

ہو تم مشکل کشا جس دم خیال آتا ہے یہ دل میں
کوئی مشکل مجھے مشکل نہیں معلوم ہوتی ہے

بغیر پُرسشِ عصیاں گنہگاروں کی آمرزش
عطائے رحمۃ للعالمیںؐ معلوم ہوتی ہے

خدا رکھے خدائی کر رہے ہیں وہ مدینہ میں
خدائی آپ کے زیرِ نگیں معلوم ہوتی ہے

دماغِ دشت پیمائے مدینہ آسماں پر ہے
فلک صحرائے بطحا کی زمیں معلوم ہوتی ہے

زباں سے "یا محمدؐ" کی نکلتی ہے صدا پیہم
طبیعت جب ضیا اندوہگیں معلوم ہوتی ہے

ضیا نیرنگیٔ شانِ جمالِ ذات کیا کہیے
کہیں پردے میں رہتی ہے کہیں معلوم ہوتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خضرؑ جب تک حیات باقی ہے
میری سعیِ نجات باقی ہے

ماہِ طیبہ کی ضو فشانی سے
رونقِ کائنات باقی ہے

ملتفت آنحضورؐ ہیں جب تک
عظمتِ التفات باقی ہے

تا ابد کائناتِ فانی میں
جلوۂ حُسنِ ذات باقی ہے

ہیں "حیات النبیؐ" جو شاہِ رُسل
دو جہاں کی حیات باقی ہے

اُن کے دم سے ہے بات دُنیا کی
اُن کی دُنیا میں بات باقی ہے

سرفروشانِ مصطفیٰؐ میں ہنوز
وہ ہی عزم و ثبات باقی ہے

اغنیاء ہیں حضورؐ کے مشکور
سعیِ حج و زکوٰۃ باقی ہے

عشقِ محبوب میں فنا ہو ضیاؔ
ہستیِ بے ثبات باقی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تری سج دھج جہاں میں یا نبیؐ! سب سے نرالی ہے
تری صورت خدا نے نور کے سانچے میں ڈھالی ہے

عجب ہے بُقعۂ النور، عجب دربارِ عالی ہے
نگاہیں عرش پر ہیں، سامنے روضے کی جالی ہے

بہشتِ رنگ و بو سرکارؐ کے روضے کی جالی ہے
درِ جنت شہِ کون و مکاں کا بابِ عالی ہے

تری تخلیق سے رب نے بنا دُنیا کی ڈالی ہے
ترا قد، گلشنِ توحید کے پھولوں کی ڈالی ہے

بہ باطن قاسمِ رزقِ خدا ہیں، بندہ پرور ہیں
بظاہر دولتِ دنیا سے اُن کا ہاتھ خالی ہے

جہاں ظلمت کدہ تھا، کفر و باطل کا مرقع تھا
مگر دنیا کی حالت آپؐ نے آکر سنبھالی ہے

غلامانِ شہِ دیں مست بھی ہیں اور رہبر بھی
کوئی منصور و سرمد ہے، کوئی رازی غزالی ہے

لبِ کوثر سَقَاهُمْ رَبُّهُمْ کے نغمے لب پر ہیں
صراحی در بغل ہوں، ہاتھ میں زمزم کی پیالی ہے

شبِ تاریکِ مدفن میں عجب کیا، اک اُجالا ہو
عرب کے چاند نے قسمت ضیاؔ میری اُجالی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تیری تخلیق ہیں وہ جلوۂ یکتائی ہے
تیرے خالق نے تری جاں کی قسم کھائی ہے

خُلد کے پھولوں میں جو رنگِ رعنائی ہے
سبز گنبد پہ نچھاور کو صبا لائی ہے

نخلِ بے جاں میں ترے قرب سے جاں آئی ہے
معجزۂ "اُستنِ حنانہ" کی گویائی ہے

کششِ روضۂ محبوبِ خدا لائی ہے
بزمِ کونین مدینے میں سمٹ آئی ہے

تجلی الشمس سراجاً ہے تو لایا ہے کے چاند
تیرے جلووں سے مہ و خور نے ضیا پائی ہے

مرحبا، صاحبِ معراج کا بابِ عالی
رفعتِ عرش جہاں وقفِ جبیں سائی ہے

زلف بر دوش سیہ کاروں میں آئیں گے حضورؐ
حشر میں رحمتِ باری کی گھٹا چھائی ہے

خالقِ حُسن نے خود صبحِ ازل، شامِ ازل
ترے عارض، ترے گیسو کی قسم کھائی ہے

رہروِ دشتِ مدینہ نہیں مائل بہ جناں
لاکھ جنّت کے فرشتوں سے شناسائی ہے

حشر میں آپ ہیں سلطان مقامِ محمود
آپ کے دم سے یہ سب انجمن آرائی ہے

ہے نکیرین! یہ اعجازِ شبیہِ شہِ دیںؐ
لیلۃ القدر لحد کی شبِ تنہائی ہے

بحرِ رحمت میں جو اُٹھا سرِ محشر طوفاں
کشتیٔ فردِ عمل ڈوبنے خود آئی ہے

جلوۂ عرشِ الٰہی سے ہیں آنکھیں روشن
گردِ نعلینِ نبیؐ سُرمۂ بینائی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کھلے جنت کے در، رحمت کے دن صلِّ علیٰ آئے
مبارک مرحبا اہلاً و سہلاً مصطفیٰؐ آئے

بہار آئی، خوشی چھائی، رچی شادی، مچی دھومیں
ملک لے کر نویدِ آمدِ خیر الوریٰؐ آئے

ہوا عالم فروزاں کثرتِ انوارِ وحدت سے
زہے شانِ خدا آئینۂ شانِ خدا آئے

نئی آرائشوں سے بزمِ عالم کی ہوئی زینت
جدھر دیکھا، نظر انوارِ عرشِ کبریا آئے

جہانِ رنگ و بُو میں فصلِ گُل نے عطر پاشی کی
فلک سے جھالے برساتے ہوئے ابرِ عطا آئے

خوشی کے ساز و ساماں ہیں رسولوں میں نبیوں میں
امام المرسلینؐ آئے، نبیٔ الاولیاءؐ آئے

ہوئیں قربانیاں مقبول اسماعیلؑ کی ساری
خلیل اللہؑ خوش ہیں، مدعائے ہر دعا آئے

چراغِ طور ہے روشن یدِ بیضائے موسیٰؑ میں
شبِ اسرا کے دولہا شاہدِ نورِ خدا آئے

وہ آئے جن کے خود عیسیٰؑ مبشر بن کے آئے تھے
وہ آئے جن کے استقبال کو سب انبیاءؑ آئے

حریمِ لامکاں کیوں ہو نہ عبدالمطلب کا گھر
مکینِ لامکاں سلطانِ "قوسین و دنٰی" آئے

خدا کا نور عبداللہ کے رُخ سے ہوا ظاہر
امانت حق کی لے کر یہ حسینِ حق نما آئے

جہاں روشن ہوا، ماہِ ربیع الاوّل آیا
نظر بے پردہ ہر ذرّے میں انوارِ خدا آئے

ہوئی کافور ظلمت کفر کی، توحیدِ حق پھیلی
جہاں میں صاحبِ مہرِ نبوت برملا آئے

مٹا تثلیث کا غرّہ، ہوئے آتش کدے ٹھنڈے
کھلی راہِ ہدایت، ہادیٔ وحدت نما آئے

مبارک باد کے گائے ترانے حور و غلماں نے
فرشتے خلد سے پڑھتے ہوئے صلِّ علیٰ آئے

بڑھے سُبّوحیانِ عرش رسمِ رونمائی کو
ملائک بہرِ تعظیمِ شہِ ارض و سما آئے

حرم میں ہر طرف جنّ و بشر حاضر ہیں صف بستہ
زمانہ منتظر ہے کیا وہ محبوبِؐ خدا آئے

لوا ء الحمد ہے روح الامینؑ کے پاک ہاتھوں میں
زیارت کو حریمِ قدس سے ہیں انبیاءؑ آئے

ضیاؔ عیدِ ولادت کے تصدّق میں یہ ارماں ہے
کہ پھر اسلام میں دورِ بہارِ جاں فزا آئے

آئینۂ نورِ ذات آئے
وہ صبحِ تجلّیات آئے

محمود، مجید و محمدؐ
موصوف بہر صفات آئے

رؤیا میں ہو دید روئے انور
یا رب! کوئی ایسی رات آئے

آزردہ ہو جس سے کوئی مومن
ایسی نہ زباں پہ بات آئے

سب محوِ ثنائے مصطفیٰؐ تھے
دل میں جو تصوّرات آئے

طے ہو گئے لطفِ مصطفیٰؐ سے
درپیش جو واقعات آئے

شیرینیٔ نعت سے ہو پُر کیف
ہونٹوں پہ ضیاؔ جو بات آئے

فضائے امکاں میں لامکاں سے جب آفتابِ حجاز آئے
ہزاروں جلوے نظر بشکلِ تجلیِ جلوہ ساز آئے

کبھی تو راس اے مجیب و مالک دعائے عجز و نیاز آئے
نظر کبھی تو مری نظر کو جمالِ بندہ نواز آئے

چراغِ قندیل عرشِ رحماں، حبیبؐ بندہ نواز آئے
نصیبِ دنیائے حسن چمکا حسینِ بدرِ حجاز آئے

"مقامِ محمود" پر محمدؐ ہوئے جو محشر میں جلوہ آرا
ہزاروں "محمود" سر نہادہ نظر بشکلِ "ایاز" آئے

وہی تو آئینہ درحقیقت ہے آئنہ دارِ حسنِ فطرت
جس آئنے میں نظر شبیہِ جمالِ آئینہ ساز آئے

بتائے خیر البشرؐ نے جتنے رموزِ قدرت، وہ حق ہیں ورنہ
کسی بشر کی سمجھ میں اب تک نہ قدرتِ حق کے راز آئے

نگاہیں اُن کی ہیں عرش بر سر، ہیں آنکھیں اُن کی بہشت در بر
بچشم خود دیکھ کر جو زائرِ حضورؐ کی بزمِ ناز آئے

عذابِ محشر سے روزِ محشر تھا دل پریشاں، کہا کسی نے
ضیا وہ بندہ نواز آئے، وہ تاجدارِ حجاز آئے

اخبارِ نعت

۷ جولائی ۱۹۸۹ (جمعۃ المبارک) کو حبیب بنک لمیٹڈ کے زونل آفس گلبرگ لاہور میں مقابلہ حمد و نعت کی ایک باوقار اور پُر رونق محفل منعقد ہوئی۔ محفل کی صدارت حبیب بنک گلبرگ زون کے زونل چیف اور وائس پریذیڈنٹ جناب ایس اے نسیم نے کی۔ اس مقابلہ حمد و نعت کے منصفین پروفیسر سید سجاد رضوی، راجا رشید محمود ایڈیٹر نعت اور جناب کلیم عثمانی تھے۔

تلاوتِ قرآن مجید کے بعد محفل کے صاحبِ صدارت جناب ایس اے نسیم نے اس بابرکت تقریب کے باقاعدہ آغاز کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ دینِ اسلام سے لگاؤ حبیب بنک کی دیرینہ روایات میں سے ہے۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ بینک کی شہرت اور مقبولیت کی اصل وجہ خدائے ذوالجلال کا فضل و کرم اور احسان، اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت و عقیدت کا واضح اظہار ہے۔

یہ مقابلے بینک کے ملک بھر کے تمام زونل دفاتر میں بیک وقت منعقد ہوتے ہیں۔ جہاں سے اوّل، دوم، سوم آنے والے حضرات کے سرکل کی سطح پر مقابلے ہوتے ہیں اور وہاں سے اوّل دوم سوم آنے والے پاکستان کی سطح پر مقابلے میں حصہ لیتے ہیں جہاں اوّل دوم اور سوم آنے والے حضرات کا تعین ہوتا ہے۔

۷ جولائی کے گلبرگ زون کے مقابلے میں سید غضنفر علی جعفری اوّل، قاری محمد افضال دوم اور محمد شفیق رندھاوا سوم آئے۔

آخر میں راجا رشید محمود ایڈیٹر نعت اور کلیم عثمانی صاحب نے حضور سرورِ کائنات

علیہ السلام والصلوٰۃ کی بارگاہ میں ہدیۂ نعت پیش کیا اور سید سجاد رضوی نے
حمد و نعت کی سرمدی کیفیات پر روشنی ڈالی۔ صاحب صدارت نے شرکا کا شکریہ
ادا کیا اور انعامات تقسیم کیے۔ پروگرام کے انچارج حبیب بینک گلبرگ زون کے
سٹاف آفیسر سید حسن رضا جعفری تھے۔

(آصف نقوی)

مرکزی انجمن فروغِ نعت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (رجسٹرڈ) کے بانی و مرکزی
صدر میاں نذیر حسین نظامی کے پیر و مرشد عارف باللہ حضرت صوفی محمد ابراہیم
صابریؒ کے سالانہ عرس مبارک کی مقدس تقریب پر ملت روڈ تکیہ بابا لال شاہؒ
فیصل آباد پر حکیم عبداللطیف صابری کی صدارت میں ایک محفلِ نعت منعقد ہوئی۔
دربار سے ملحقہ جامع مسجد میں بعد نمازِ عشاء محفلِ نعت کا آغاز ہوا جس میں لاہور کے
محمد اشرف چشتی، نذیر حسین نظامی، شہزاد ناگی، محمد عمر بٹ، محمد رؤف معصومی، عبدالرحیم
محمد اسحاق، شفیق حسین نظامی اور محمد ثناء اللہ بٹ نے بارگاہِ رسالت میں نعتوں کے
نذرانے پیش کیے۔

۱۳ر جون ۸۹ء کو جب ڈپٹی کمشنر فیصل آباد جناب محمد محمود بٹ کو یہ خبر پہنچی
کہ لاہور سے مداحانِ سرکارِ مدینہ کا قافلہ فیصل آباد آیا ہوا ہے تو انہوں نے ڈپٹی
کمشنر ہاؤس میں ایک محفلِ نعت کا اہتمام کیا۔ اس محفلِ نعت میں محمود بٹ صاحب
نے اپنا نعتیہ کلام بھی پیش کیا۔ قاری محمد سعید فیصل آبادی نے بھی نعتیں پیش
کیں۔ فیصل آباد شہر کی اہم شخصیات کے علاوہ چودھری رحمت علی (مینجنگ ڈائریکٹر
رحمت گراموفون ریکارڈنگ کمپنی) اور الحاج میاں بشیر احمد مجددی (کرمیہ جنرل سٹور)
نے بھی اس محفل میں شرکت کی۔

مرکزی نعت کونسل لاہور پاکستان کے زیرِ اہتمام ۲۵ر جون ۸۹ء ۸ بجے شب
الحمرا آرٹ سنٹر، شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور (ہال نمبر ۱) میں سید اسلام علی واسطی مرحوم
بانی و جنرل سیکرٹری مرکزی انجمن عندلیبانِ ریاضِ رسولؐ لاہور اور الحاج حکیم منظور احمد
ہمدانی مرحوم بانی مرکزی انجمن عندلیبانِ ریاضِ رسولؐ لاہور کے ایصالِ ثواب کے
لیے الحاج محمد رشید صدر مرکزی نعت کونسل لاہور پاکستان کی صدارت میں ایک
محفلِ نعت انتہائی تزک و احتشام سے انعقاد پذیر ہوئی۔

قاری عبدالمجید اجمل کی تلاوت سے محفل کا آغاز ہوا۔ عزیز الرحمن خان
محفلِ نعت کے نقیب تھے۔ سید وقار انجم واسطی جنرل سیکرٹری مرکزی نعت کونسل
لاہور پاکستان نے خطبۂ استقبالیہ پیش کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے عصرِ حاضر
میں نعت شریف کی افادیت پر بھرپور روشنی ڈالی۔

سید شریف الدین نیر سہروردی۔ حافظ مرغوب احمد ہمدانی، شبیر احمد گوندل،
محمد ثناء اللہ بٹ۔ ملک عبدالمصطفیٰ سعیدی۔ محمد بشیر نقشبندی۔ محمد انور بٹ اور محمد عاشق
نقشبندی نے بارگاہِ رسالت میں نعت سرا ہونے کا شرف حاصل کیا۔ مملکتِ خداداد
پاکستان کے ممتاز و محترم نعت گو شاعر جناب پروفیسر حفیظ تائبؔ نے اپنا اردو اور
پنجابی کلام پیش کر کے حاضرین کو مسرور کیا اور شرکاء محفلِ نعت سے دل کھول کر
داد حاصل کی۔

لاہور شہر کی جن ممتاز و معروف شخصیات نے محفلِ نعت میں شرکت و شمولیت
کی ان میں وحید حیدر شیخ، سید حسیب اقبال گیلانی، شیخ محمد ضیاء الاسلام، حاجی
محمد خلیل، شیخ فیاض الدین، میاں مظفر علی، انور سعید بٹ، زاہد محمود، الحاج چودھری
محمد اسحاق مدنی قادری اور صاحبزادہ میاں ممتاز حسین مجددی موہڑوی شامل تھے۔
آخر میں مرکزی نعت کونسل لاہور پاکستان کی جانب سے نعت خوانوں اور
دیگر مہمانوں کی خدمت میں تحائف پیش کیے گئے اور درود و سلام کی گونج میں یہ

محفل اختتام پذیر ہوئی۔

حجاج کرام کا پہلا ہوائی جہاز سرزمین پاکستان پر بخیر و خوبی واپس پہنچنے کی خوشی میں آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ موہڑویہ دارو غہ والا۔ لاہور ایک عظیم الشان محفلِ نعت زیرِ صدارت صاحبزادہ میاں ممتاز حسین نقشبندی مجددی موہڑوی نہایت عقیدت و احترام سے منعقد ہوئی۔

تلاوت کلام مجید کے بعد حافظ مرغوب احمد ہمدانی، الحاج محمد انور بٹ، الحاج عبدالرشید چشتی، بابا غلام قادر اور محمد ثناء اللہ بٹ نے بارگاہِ رسالت میں گلہائے نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ درود و سلام کے بعد صاحبزادہ میاں ممتاز حسین نے ملک و ملت کی خوشحالی و بہبودی کے لیے دعا کی۔

(محمد ثناء اللہ بٹ)

> قرآنِ حکیم کی مقدس آیات اور احادیثِ نبوی آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لیے شائع کی جاتی ہیں۔ اِن کا احترام آپ پر فرض ہے۔ ماہنامہ **نعت** کا ہر صفحہ حضورِ سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰة کے ذکرِ مبارک سے مزیّن ہے۔ لہٰذا ماہنامہ **نعت** کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

نعت لائبریری کے لیے عطیات

کتاب	عطیہ دہندہ
ثنائے محبوبِ خالق (دیوان آزاد) از شیخ محمد ابراہیم آزاد بیکانیری	محمد صادق قصوری۔ برج کلاں قصور
تفسیر العبس (عن) تفسیر سورۃ عبس از عنایت اللہ اثری آبِ کوثر از مفتی محمد امین بشائر الخیرات (فوٹوسٹیٹ)	حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری ۵۵ ریلوے روڈ۔ لاہور
لکھاری نعت نمبر (کتاب لڑی ۲۸، ۲۹) (دو نسخے) آیۂ رحمت از سرور بدایونی (دو نسخے) حمد و نعت از سرور بجنوری (دو نسخے) نعت و منقبت از سرور بجنوری (دو نسخے) عبدہٗ از عبدالعزیز خالد (دو نسخے) یا نبیؐ سلام علیک از پرفیسر قیوم احسان بارانِ رحمت از منیر کمال صبح صادق از منیر کمال	ڈاکٹر ریاض مجید صاحب گورنمنٹ کالج، فیصل آباد
۱۲- تجلیات از حافظ مظہر الدین مقالات کاظمی (جلد اول و دوم) از علامہ احمد سعید کاظمی حدائق بخشش کامل از شاہ احمد رضا خاں بریلوی	اصغر علی نظامی صاحب ص ب ۱۱۴۷۔ آبھا

۱۶۔ نوائے ظہوری از محمد علی ظہوری
۱۷۔ کتھے تیری ثنا از محمد علی ظہوری
۱۸۔ قصیدہ اطیب النغم از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
مترجم پیر محمد کرم شاہ الازہری
۱۹۔ سنت خیر الانام از پیر محمد کرم شاہ الازہری
۲۰۔ کوثر الخیرات از علامہ محمد اشرف سیالوی
۲۱۔ مصحف بیدم از بیدم وارثی
۲۲۔ معارف اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
از پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری
۲۳۔ فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟
از پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری
۲۴۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
(حصہ اول و دوم) از عبد المصطفیٰ محمد اشرف
۲۵۔ ضیاء القرآن (جلد اول تا پنجم)
از پیر محمد کرم شاہ الازہری

اصغر علی نظامی صاحب
ص ب ۱۱۳۴۷ - ابہا

۲۶۔ منظر نور (مجموعۂ نعت) از گوہر ملسیانی
۲۷۔ اللہ تعالیٰ کے پوشیدہ رہنے میں کیا مصلحت ہے
از شیخ فضل الرحمٰن
۲۸۔ عصر حاضر کے نعت گو از گوہر ملسیانی
۲۹۔ مسدس مدح صحابہؓ از شیخ فضل الرحمٰن فضل
۳۰۔ منظوم اردو ترجمہ سورۃ فاتحہ والبقرہ
از شیخ فضل الرحمٰن فضل

گوہر ملسیانی صاحب
۳۶۷ منظر فرید کالونی صادق آباد
ضلع رحیم یار خاں

۳۱۔ تاثرات از شیخ فضل الرحمٰن فضل
۳۲۔ ماہانہ مجلہ "نور الحبیب" (بصیر پور) نومبر ء
۳۳۔ "نور الحبیب" جنوری ۸ء

گوہر ملسیانی صاحب

۳۴۔ چالیس احادیث شفاعت
مرتبہ امام احمد رضا خاں بریلوی

ادارہ غوثیہ رضویہ کرم پارک
مصری شاہ - لاہور

۳۵۔ دعوت عمل از شاہ محمد عبد الحامد قادری

ادارہ معارف نعمانیہ ۱۵۵ شاد باغ
لاہور

۳۶۔ حیات رسالت مآب از راجا محمد شریف
۳۷۔ اردو نثر میں سیرت رسول
از ڈاکٹر انور محمود خالد

محمد جمیل النبی صاحب مکتبہ عالیہ
اردو بازار - لاہور

۳۸۔ محمد - دی پرافٹ آف اسلام
از پروفیسر کے۔ ایس راما کرشنا راؤ

طلعت حق خان صاحب
(فضل حق اینڈ سنز پرنٹرز لاہور)

۳۹۔ جان جاناں از پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مصنف - پرنسپل گورنمنٹ کالج
ٹھٹھہ - سندھ

۴۰۔ تفسیر حبیبی از صاحبزادہ حبیب الرحمٰن

مصنف - عیدگاہ - راولپنڈی

۴۱۔ بعیت (مجموعۂ نعت)
از جعفر بلوچ

شبیر احمد خاں صاحب -
یونیورسل بکس - ۴۰ اے اردو بازار لاہور

۴۲۔ ذکر نبی بزبان علی
از سید آل احمد رضوی

سید مبین شاہ صاحب
ویسٹ پاک پبلشنگ کمپنی - لاہور

تسلیم الدین احمد
ناظم اشاعت "ایوان نعت" رجسٹرڈ - لاہور

ایڈیٹر نعت کی چند مطبوعات

ایڈیٹر "نعت" کی بیس سے زیادہ تصانیف / تالیفات شائع ہو چکی ہیں۔
ان میں سے مندرجہ ذیل کتابیں دستیاب ہیں۔

۱۔ حدیثِ شوق
دوسرا مجموعہ جس میں ۸۰ نعتیں ہیں۔ آخر میں ایڈیٹر "نعت" کی نعتیہ شاعری کے بارے میں اہلِ علم و دانش کی آرا شامل ہیں۔
دوسرا ایڈیشن۔ صفحات ۱۷۶۔ قیمت ۲۴ روپے۔

۲۔ نعتاں دی اَٹّی
پنجابی مجموعۂ نعت جسے ۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ کو صدارتی ایوارڈ دیا گیا۔ کتاب میں ۶۳ نعتیں ہیں۔ "حدیثِ شوق" کی طرح اس مجموعے میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے "تُو" یا "تم" کا صیغہ استعمال کرنے کی جسارت نہیں کی گئی۔ صفحات ۱۴۴۔ قیمت ۳۰ روپے۔

۳۔ قُلزمِ رحمت
امیر مینائی کے مجموعۂ نعت "محامدِ خاتم النبیین" میں سے اسّی نعتوں کا انتخاب۔ شروع میں "امیر مینائی اور اُن کی نعت" کے عنوان سے تحقیقی مقدمہ۔ صفحات ۹۶۔ قیمت ۱۰ روپے۔

۴۔ نعتِ حافظ
حافظ پیلی بھیتی کے آٹھ نعتیہ مجموعوں کا انتخاب۔ شروع میں "حافظ اور کلامِ حافظ" کے عنوان سے ۳۵ صفحات کا مقدمہ۔ صفحات ۲۸۰۔ قیمت ۷۵ روپے۔

۵۔ میرے سرکارؐ
سیرۃ النبی کے مختلف موضوعات پر ایڈیٹر "نعت" کے فکر انگیز اور بصیرت افروز مضامین کا مجموعہ۔ صفحات ۱۴۴۔ قیمت ۱۸ روپے۔

۔ احادیث اور معاشرہ
حُسنِ معاشرت کے بارے میں آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تیس ۳۰ احادیث مبارکہ کی تشریح۔ دوسرا ایڈیشن۔
صفحات ۱۵۲۔ قیمت ۱۸ روپے۔

۔ ماں باپ کے حقوق
کتاب ۱۷ ابواب پر مشتمل ہے۔ کتاب کی تالیف میں ۵۰ سے زیادہ کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اپنے موضوع پر [illegible] آخر کی حیثیت رکھتی ہے۔ صفحات ۱۱۲۔ قیمت ۲۱ روپے۔

اقبالؒ قائدِ اعظمؒ اور پاکستان
بانیٔ پاکستان، حکیم الامت اور مملکتِ خداداد پاکستان کے بارے میں نہایت اہم تحریر۔ دوسرا [illegible]شن۔ صفحات ۱۶۰۔ قیمت ۳۰ روپے۔

اقبالؒ و احمد رضاؒ۔ مدحت گرانِ پیغمبرؐ
علامہ اقبالؒ اور مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ کی قدرِ مشترک عشقِ رسول علیہ التحیۃ والتسلیم پر [illegible] جامع تحریر۔ تیسرا ایڈیشن۔ صفحات ۱۱۲۔ قیمت دس روپے۔

[illegible]راج دُلارے
بچوں کے لیے ایڈیٹر "نعت" کی نظمیں۔ دوسرا ایڈیشن۔ دو رنگی طباعت۔ صفحات ۹۶۔ قیمت ۱۸ روپے۔

[illegible]ریکِ ہجرت ۱۹۲۰
تحریکِ ہجرت ۱۹۲۰ء کے اسباب و علل اور اس کے عواقب و نتائج کا یہ پہلا تاریخی اور تحقیقی تجزیہ ہے جسے حقائق کی [illegible] میں دیکھا اور پرکھا گیا ہے۔ دوسرا ایڈیشن۔ صفحات ۴۶۴۔ قیمت ۸۵ روپے۔

[illegible]شورِ نعت
اُردو اور پنجابی نعتیہ فردیات کا مجموعہ۔ صفحات ۱۷۶۔ قیمت ۵۰ روپے

آپ کو جن کتابوں کی ضرورت ہو، اُن کی قیمت بھیج دیں۔ کتابیں فوراً بھیج دی جائیں گی۔

[illegible]تر کتاب گھر اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ لاہور

ایڈیٹر نعت کی نئی تالیفات

حمد و نعت

مضامین : اسلام میں توحید کا تصور۔ حمد حامد اور محمود۔ احادیث میں حمدِ خداوندی۔ حمدیہ شاعری میں ذاتی حوالہ۔ بارگاہِ خداوندی میں ملت کی فریاد۔ حمد اور نعت کا تعلق۔ حمد میں نعت کی صورتیں۔ قرآن مجید میں نعت صحابہ کرامؓ اور نعت۔ نعت کیا ہے۔ نعت کی تعریف۔ نعت میں احترامِ رسالت کے تقاضے آشوبِ عصر اور نعت۔ نعت میں شمائل و فضائل کا بیان۔ نعت میں اظہارِ عجز۔ نعت میں افتخار کی صورتیں ــــ ۲۹ حمدیں (جن میں نعت بھی ہے) اور نعت کیا ہے کے موضوع پر ۲۰ نظمیں اور حمد کے موضوع پر اب تک شائع ہونے والی کتابوں کا تعارف

۲۰۸ صفحات ــ مضبوط جلد ــ خوبصورت چار رنگا گردپوش ــ قیمت : ۴۸ روپے

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یوم ولادتِ سرکارؐ ۱۲ ربیع الاول یا ۹ ربیع الاول (ایک تحقیقی مقالہ) ظہورِ قدسی (نعتیہ نثر پارے) مستانہ بزمِ مولود (خواجہ حسن نظامی کی اچھوتی تحریر) محافلِ میلاد (تاریخی و تحقیقی جائزہ) عربی مولود نامے، حیاتِ طیبہ میں ربیع الاول کی اہمیت (سیرت النبی کا نیا رُخ) قبۂ مولد النبیؐ، میلاد کا فلسفہ ــ اور دوسرے مضامین کے علاوہ ۸۰ کے قریب میلادیہ نعتیں۔ ۳۳۶ صفحات۔ خوبصورت اور مضبوط جلد جاذبِ نظر گردپوش۔ قیمت ۴۲ روپے

مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مدینۂ طیبہ کی فضیلت و فوقیت۔ مدینۃ الرسولؐ کے اسمائے مقدسہ۔ مدینہ، تاجدارِ مدینہ کی نظر میں۔ زیارتِ مدینہ کی اہمیت۔ مدینۂ منورہ میں حاضری کی تمنا۔ سرکارؐ کا شہر۔ مدینہ شناسی۔ روضۂ سرکارؐ۔ زیارتِ روضۂ اطہر کی خواہش یعنی محبت اور حدودِ نیت۔ تاریخ و آثارِ مدینہ۔ مدینہ، سرزمینِ محبت۔ مدینہ سفرناموں کی روشنی میں۔ اردو شاعری اور مدینۂ طیبہ۔ نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا۔ پنجابی نعت میں مدینۃ الرسولؐ کا ذکر ان مضامین کے علاوہ مدینۃ النبیؐ پر ۲۹ نظمیں اور "مدینہ" ردیف کی ۲۸ نعتیں۔

۲۰۸ صفحات ــ مضبوط جلد ــ دیدہ زیب گردپوش ــ قیمت : ۴۸ روپے

مکتبہ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ) نزد جامع مسجد سنی رضوی نیو شالامار کالونی ملتان روڈ۔ لاہور

ماہنامہ "نعت" لاہور

۱۹۸۸ء کے خاص نمبر

- جنوری ــــ حمدِ باری تعالیٰ
- فروری ــــ نعت کیا ہے
- مارچ ــــ مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (حصہ اول)
- اپریل ــــ اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (حصہ اول)
- مئی ــــ مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (حصہ دوم)
- جون ــــ اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (حصہ دوم)
- جولائی ــــ نعتِ قدسی
- اگست ــــ غیر مسلموں کی نعت (حصہ اول)
- ستمبر ــــ رسول نمبروں کا تعارف (حصہ اول)
- اکتوبر ــــ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (حصہ اول)
- نومبر ــــ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (حصہ دوم)
- دسمبر ــــ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (حصہ سوم)

ماہنامہ نعت لاہور کے ۱۹۸۹ء خاص نمبر

قارئینِ محترم سے التماس

میری صلاحیتیں الدین کے حُسنِ تربیت کے باعث نعت کی خدمت کے لیے مختص ہوئی ہیں۔ اس لیے اگر آپ کو ماہنامہ نعت میں کوئی چیز پسند آجائے تو میرے والدِ مرحوم (راجا غلام محمد صاحبؒ) کی بلندیٔ درجات کے لیے دُعا کریں۔ (ایڈیٹر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۲۹۱

ماہنامہ نعت لاہور

محکمہ تعلیم پنجاب کے سرکلر [illegible] کی رو سے منظور شدہ ۔ ڈائرکٹر تعلیمات کالجز بلوچستان کے سرکلر نمبری [illegible] کی رو سے منظور شدہ